www.saharaexpressdaily.com saharaexpressranchi@gmail.com ● saharaexpress123@gmail.com ● saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI
Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi
RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:14 Issue:59 01.03.2025 SATURDAY Re.01 Page:08
جلد نمبر:14 شمارہ:۵۹ سنیچر/یکم/مارچ/۲۰۲۵/مطابق/۳۰/شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

# رمضان مبارک

**ہم مومن ہیں اور ہمارے اوپر صرف رمضان میں ہی نہیں، سال بھر گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔اس ماہ مقدس میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی جلد بازی میں جانے انجانے میں ہم اپنے گناہوں میں اضافہ کرڈالتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس ماہ میں ستر گنا ثواب ہے۔ہم عام دنوں میں دین کی اتنی خلاف ورزی نہیں کرتے، قرآن کی اتنی بے حرمتی نہیں کرتے جتنا رمضان میں اس کی حرمت کو تار۔تار کرتے ہیں۔رمضان میں ہم دکھاوے کی چیز زیادہ کرتے ہیں۔ہم نے ایک نئی چیز ایجاد کردی تین دن، چھ دن کی کمرشیل تراویح۔جس سے حافظ قرآن کا احترام بھی پامال ہورہا ہے۔ہم اس پر نظر ثانی کرنے کو آمادہ نہیں ہیں کہ اپنی سہولت کے لئے اسلام کے اندر ایک نیا سسٹم نافذ کردیا؟**

● تین دن، چھ دن کی کمرشیل تراویح اس لئے پڑھتے ہیں، سنتے ہیں تاکہ قرآن کی آواز صرف کان میں سنائی پڑ جائے۔دو تین دہائی سے اس نئی روایت کو کچھ لوگوں نے عام کر ڈالی ہے۔عبادت میں عجلت یا رسم ادائیگی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔خشوع اور خضوع ضروری ہے۔

● ہمیں ایک بار اپنے اوپر نظر ڈالنی چاہئے کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟ اللہ کے رسولؐ نے دین پر عمل کرنے کا جو حکم دیا ہم اس پر عمل پیرا ہیں یا اپنے طریقے اور اپنے سلیقے سے اسلام چلا رہے ہیں؟

● ہم قرآن کی جو تراویح سن رہے ہیں، قرآن کو ہم سمجھ بھی رہے ہیں؟ زیادہ تر حافظ صاحب کو قرآن کا معنی، مفہوم نہیں معلوم ہے۔

● تیسوں دن تراویح پڑھ سکتے ہیں، پڑھ لیجئے بہت اچھی بات ہے۔نہیں پڑھ سکتے ہیں تو اپنی سہولت کی خاطر قرآن کی بے حرمتی تو نہ کیجئے؟ قرآن کی بے حرمتی کرنے کا اختیار اللہ نے ہمیں نہیں دیا ہے۔ہم تین روزہ، چھ روزہ تراویح اپنے جسم کو اذیت دے کر پورا کرتے ہیں۔حافظ صاحب کیا پڑھا رہے ہیں، معنی تو بہت دور کی بات، مقتدی کو کوئی سورہ تک سمجھ میں نہیں آتا۔

● ہمیں قرآن کو سمجھ کر پڑھنا ہے اور یہ تب ممکن ہے جب ہم اسے اپنی زبان میں نہ سمجھ لیں۔

● حضرت عمر فاروقؓ نے 20 رکعت کی تراویح اس لئے مقرر کی تھی کہ لوگ مختلف حصوں میں الگ۔الگ پڑھ رہے تھے۔تو انہوں نے سب کو جماعت میں قرآن سننے کے لئے جمع کیا، کیونکہ رمضان میں قرآن سننے کا ستر گنا ثواب ہے۔لیکن ان کی مادری زبان عربی تھی۔ہمارے لئے یہ تب فائدہ مند ہے جب قرآن کو سمجھ کر پڑھیں۔

● اللہ رحم کرے! علماء سو آج شکلاً مسلمان ہوگئے ہیں اور ان کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ علماء حق اور علماء سو میں فرق کرنا مشکل ہو گیا۔علماء سو مذہبی تاجر ہوگئے ہیں۔مختلف انداز میں اسلام کو ماننے کا طریقہ اور سلیقہ جو علماء سو نے مسلک کی شکل میں ہمارے درمیان نافذ کردیا ہے۔جب تک ہم اس مسلکی فتنہ سے دور نہیں ہونگے، دین اور شریعت کو ہم سمجھ نہیں پائیں گے۔

● ہم صرف ایک اللہ، ایک رسولؐ اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں۔تمام صحابہ اکرام، تمام خلفاء راشدین،، تمام ولی اللہ کا مطالعہ کریں تو اندازہ ہوگا کہ زیادہ تر چیزیں ہم من گھڑت اور دکھاوے کے لئے کر رہے ہیں۔

● قرآن میں ہر وہ طریقہ ہے جو ہماری ہدایت کا ذریعہ ہے۔صبر کا طریقہ ہے، زندگی جینے کا طریقہ ہے، اتحاد کا طریقہ ہے، آج ہم دنیا کے ظالم قوموں میں سے ایک ہیں۔ظالم وہ نہیں ہوتا، جو ظلم کرتا ہے۔اس سے بڑا ظالم وہ ہوتا ہے جو ظلم سہتا ہے۔

● یقین جانئے! اس رمضان میں ہمیں موقع ملا ہے، گناہوں سے بچیں، رمضان کا احترام کریں، اپنے جسم اور ذہن کو پاک رکھیں، تاجر رمضان میں منافع بڑھانے سے پرہیز کریں۔توبہ کا دروازہ کھلا ہے، توبہ کرلیں۔پتہ نہیں اگلے سال کا رمضان ہمیں ملے گا یا نہیں؟ اپنی ذات کا تجزیہ کریں، تنقید سے بچیں۔دوسرے کی تنقید نہ کریں۔ہم دوسرے کے بچوں پر تنقید کرنے کی بجائے اپنے بچوں کی تعلیم کے ساتھ تربیت کیا دے رہے ہیں اس پر زیادہ توجہ دیں کہ ہم دنیاوی تعلیم دے تو رہے ہیں لیکن ساتھ میں دینیات پڑھا رہے ہیں یا نہیں؟ ہم اسے دین کی طرف کتنا توجہ دلا پا رہے ہیں؟ اگر ہم دین سے خود نا آشنا ہیں تو بہتر ہے کہ ایک بار خود اسلام کا مطالعہ کریں اور پھر اپنی نئی نسل کو نصیحت کریں۔بجائے مسجدوں اور قبرستانوں کو سجانے کہ ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ اپنے آپ کو سنواریں تاکہ قبر بھی اندر سے سنوری ہو، اسے اللہ سنوار دے گا۔

● یہ افضل مہینہ ہے جس میں دوسرے کے کردار میں جھانکنے کی بجائے اپنے کردار کا احتساب کریں۔اپنے عمل پر توجہ دیں، دوسروں کے عمل پر نہ جائیں۔دوسرے کیا کر رہے ہیں اللہ ان سے اس کا حساب لے گا۔ہم یہ جانتے ہوئے کہ میرا جسم، میرا آنکھ، میری ناک، میرا کان، میرا ہاتھ میرا پاؤں سب قیامت کے دن میری روح کے خلاف گواہی دے گا اور سچی گواہی دے گا۔ہم موازنہ نہ کریں کہ ہم کس راستے پر چل رہے ہیں؟

یا اللہ! تو خالق کائنات ہے، تو نہ صرف میرے نفس پر بلکہ تمام چیزوں پر قادر ہے۔ہمیں تو نے اپنی مرضی سے ایک مومن کے گھر پیدا کیا، مومن کی زندگی جینے کی توفیق عطا کر۔میرا دین اور دنیا دونوں سنوار دے۔میں گنہگار ہوں، تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں مگر تیرے رحم کا طلبگار بھی ہوں۔اپنی گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔مجھے معاف فرمادے مولا۔مجھ پر رحم کر، مجھ پر رحم کر، مجھ پر رحم کر۔

آمین ثم آمین

**اشفاق رحمن**
سرپرست **الحمد** ادارہ خدمت خلق
واٹس ایپ نمبر: 9504042697

# ہندوستان اور یوروپی یونین نے ایف ٹی اے کی سمت ٹھوس قدم اٹھائے

نئی دہلی، 28 فروری (یواین آئی) ہندوستان نے تجارت، ٹکنالوجی، سرمایہ کاری، سبز ترقی، سیکورٹی، ہنرمندی کی ترقی اور موبلیٹی پر یوروپی یونین کے ساتھ تعاون کے فریم ورک کو منظوری دیکر اس سال کے آخر تک ہندوستان - یوروپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کو مکمل کرنے اور ہند - بحرالکاہل خطے میں امن وسلامتی کے لیے مشترکہ طور پر کام کرنے نیز انڈیا مڈل ایسٹ یوروپ اکنامک کوریڈور یعنی 'آئیمیک' کو آگے لے جانے کے لئے ٹھوس قدم اٹھانے کا عزم کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور یوروپی کمیشن کی صدر ارسلا وان ڈیر کے درمیان آج یہاں حیدرآباد ہاؤس میں دوطرفہ میٹنگ میں یہ مہتواکانکشی فیصلے کیے گئے۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں یوروپی کمیشن کے صدر اور کالج آف کمشنرس کے ہندوستان کے دورے کو بے مثال قرار دیا اور کہا کہ یہ نہ صرف یوروپی کمیشن کا ہندوستان کا پہلا دورہ نہیں ہے، بلکہ کسی بھی ایک ملک میں یوروپی کمیشن کی اتنا وسیع رابطہ بھی ہے اور یہ بھی کہ یہ کمیشن کی نئی مدت کے پہلے دوروں میں سے ایک ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان اور یوروپی یونین کے درمیان دو دہائیوں پرانی اسٹریٹجک شراکت داری فطری ہے۔ اس کی بنیاد میں اعتماد، جمہوری اقدار پر مشترکہ یقین اور مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے مشترکہ عزم ہے۔ اس جذبے کے تحت کل اور آج مختلف شعبوں پر مشتمل تقریباً 20 وزارتی سطح کے اجلاس منعقد ہوئے۔ مختلف علاقائی اور عالمی امور پر سنجیدہ اور بامقصد بات چیت ہوئی۔ ہماری شراکت داری کو آگے بڑھانے اور تیز کرنے کے لیے کئی اہم فیصلے کیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ تجارت، ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری، گرین گروتھ، سیکورٹی، اسکل ڈویلپمنٹ اور نقل وحرکت پر تعاون کے لیے ایک بلیو پرنٹ تیار کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنی ٹیموں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک باہمی طور پر فائدہ مند دوطرفہ آزاد تجارت کا معاہدہ کریں۔ سرمایہ کاری کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے سرمایہ کاری کے تحفظ اور جی آئی معاہدے پر آگے بڑھنے پر بھی بات چیت ہوئی۔ ٹیکنالوجی اور اختراع کے میدان میں، ایک قابل اعتماد اور محفوظ ویلیو چین ہماری مشترکہ ترجیح ہے۔ سیمی کنڈکٹرز، اے آئی، ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ اور 6 جی میں تعاون بڑھانے پر بھی ایک معاہدہ ہوا۔ ہم نے اسپیس ڈائلاگ شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ماحولیات اور معیشت میں توازن رکھنا ہمارا مشترکہ عہد رہا ہے اور اس سمت میں ہمارا مضبوط تعاون رہا ہے۔ ہم نے گرین ہائیڈروجن اور میرین ونڈ انرجی بزنس کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ای وی بیٹریز، سمندری پلاسٹک اور گرین ہائیڈروجن میں مشترکہ تحقیق کی جائے گی۔ ہم پائیدار شہری ترقی کے اپنے مشترکہ منصوبے کو بھی آگے بڑھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کنیکٹیویٹی کے میدان میں انڈیا مڈل ایسٹ یوروپ اکنامک کوریڈور (آئی ایم ای سی) کو آگے بڑھانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے مجھے یقین ہے کہ آئی ایم ای سی عالمی تجارت، پائیدار ترقی اور خوشحالی کو فروغ دینے والا انجن ثابت ہوگا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دفاع اور سلامتی سے متعلق امور پر ہمارا بڑھتا ہوا تعاون باہمی اعتماد کی علامت ہے۔ ہم سائبر سیکیورٹی، میری ٹائم سیکیورٹی اور دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے تعاون کے لیے آگے بڑھیں گے۔ دونوں فریق ہند پیسیفک خطے میں امن، سلامتی، استحکام اور خوشحالی کی اہمیت پر متفق ہیں۔ ہم "انڈو پیسیفک انیشیٹو" میں شامل ہونے کے یوروپی یونین کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہم انڈو پیسفک اور افریقہ میں پائیدار اور جامع ترقی کے لیے سہ رخی ترقیاتی منصوبوں پر مل کر کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے عوام کا رابطہ ہمارے تعلقات کی مضبوط بنیاد ہے۔ ہمارے درمیان تعلیمی، تحقیق اور صنعت میں شراکت داری بڑھانے پر بھی آج ایک نیا اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کا نوجوان ہنر اور یوروپ کی اختراع مل کر بے پناہ امکانات پیدا کرسکتے ہیں۔ ہم یوروپی یونین کے نئے ویزا کیسکیڈ سسٹم کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

## سپریم کورٹ نے سابق ایڈوکیٹ جنرل ورما کو ضمانت دے دی

نئی دہلی/ بلاس پور، 28 فروری (یواین آئی) سپریم کورٹ نے چھتیس گڑھ کے سرخیوں میں رہنے والے نان گھپلے کے ملزم اور سابق ایڈوکیٹ جنرل (اے جی) ستیش چندر ورما کی عرضی کی سماعت کے بعد جمعہ کو انہیں پیشگی ضمانت دے دی۔ جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے سول سپلائی کارپوریشن (این اے این) گھپلے میں ان کے مبینہ ملوث ہونے کے سلسلے میں کیس کی سماعت کے بعد انہیں پیشگی ضمانت دے دی۔ عدالت نے مسٹر ورما کو جاری تحقیقات میں مکمل تعاون کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ پچھلی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مسٹر ورما کو عبوری راحت دی تھی اور ریاستی حکومت کو جواب داخل کرنے کے لیے دو دن کا وقت دیا تھا۔ درخواست گزار سابق ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے وکیل مکل روہتگی، وویک تنکھا اور ورون تنکھا نے پیروی کی۔ مسٹر ورما نے چھتیس گڑھ ہائی کورٹ سے ان کی ضمانت کی درخواست مسترد ہونے کے بعد عدالت عظمیٰ میں ضمانت کی درخواست دائر کی تھی۔ کیس کی سماعت کے دوران مسٹر ورما کے وکلاء نے عدالت کو بتایا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جس کیس میں سابق اے جی کو ملزم بنایا ہے وہ 2015 کا معاملہ ہے۔ چھتیس گڑھ حکومت کے سابق آئی اے ایس انل ٹوٹیجا کا معاملہ 2019 میں حل ہوگیا تھا۔ ایک اور ملزم آلوک شکلا کا معاملہ 2015 میں ہی حل ہوگیا تھا۔ طویل عرصے کے بعد ای ڈی نے سابق اے جی پر نان گھپلہ میں ملوث ریاستی حکومت کے دو افسران کے ساتھ ملی بھگت کا الزام لگایا ہے۔ ای ڈی نے اپنے الزام میں یہ بھی کہا کہ جواب سابق اے جی نے تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ ای ڈی نے واٹس ایپ چیٹنگ کو بنیاد بنایا تھا درخواست گزار کے وکلاء نے کہا کہ ملک میں ایسا نظام ہے کہ اے جی کے ذریعہ کوئی جواب تیار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی فائل کیا جاتا ہے۔ عرضی گزار چھتیس گڑھ حکومت کے سابق اے جی ہونے کے ساتھ ہی اور ایک سینئر وکیل بھی ہیں۔

## بیٹی بچاؤ-بیٹی پڑھاؤ اسکیم کے 455 کروڑ روپے غائب، حکومت جواب دے: کھڑگے

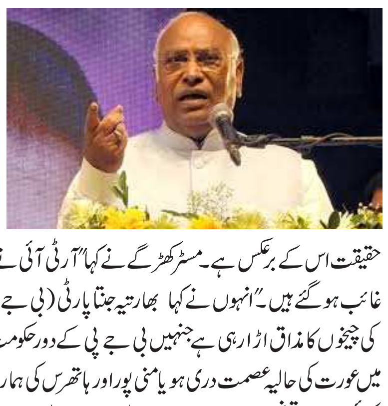

نئی دہلی، 28 فروری (یواین آئی) کانگریس نے آج الزام لگایا کہ مودی حکومت کی بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اہم اسکیم کے 455 کروڑ روپے غائب ہوگئے ہیں اور حکومت کو اس سلسلے میں ملک کی بیٹیوں کو جواب دینا چاہیے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے آج ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ اطلاعات کے حق (آر ٹی آئی) کے تحت یہ انکشاف ظاہر کرتا ہے کہ مودی حکومت بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ اسکیم کے معاملے میں کتنی سنجیدہ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت صرف دلکش نعرے دیتی ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا "آر ٹی آئی نے انکشاف کیا ہے کہ مودی حکومت کی بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ اسکیم میں 455 کروڑ روپے غائب ہوگئے ہیں۔" انہوں نے کہا بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اشتہار بہت ہوا ناری پروار کی بازگشت گزشتہ 10 برسوں سے ان تمام خواتین کی چیخوں کا مذاق اڑا رہی ہے جنہیں بی جے پی کے دور حکومت میں اور کبھی بی جے پی کے غنڈوں نے ہراساں کیا ہے۔ پنے میں ایک سرکاری بس میں عورت کی حالیہ عصمت دری ہو یا منی پور اور ہاتھرس کی ہماری بیٹیاں یا خواتین اولمپک چیمپئنز - بی جے پی کے دور حکومت میں خواتین کی حفاظت کا کوئی نشان باقی نہیں بچا ہے۔ ہم نے حال ہی میں بیٹی بچاؤ پر مودی جی سے تین سوال پوچھے تھے، جن میں سے ایک اعداد وشمار چھپانے پر تھا، آج آر ٹی آئی میں تازہ ترین انکشافات نے ایک بار پھر مودی حکومت کے جھوٹ کا پردہ فاش کردیا ہے۔

# ریلائنس فاؤنڈیشن پوسٹ گریجویٹ اسکالرشپ 2024-25 کے نتائج کا اعلان

ممبئی، 28 فروری (یواین آئی) ریلائنس فاؤنڈیشن نے باوقار پوسٹ گریجویٹ اسکالرشپ 2024-25 کے نتائج کا اعلان کیا ہے یہ اسکالرشپ انجینئرنگ، ٹیکنالوجی، توانائی اور لائف سائنسز جیسے ابھرتے ہوئے شعبوں میں زیر تعلیم 100 نمایاں طلباء کو دی گئی ہے اس سال نتائج کا اعلان قومی یوم سائنس کے موقع پر کیا گیا، جو سائنس اور اختراع کی حوصلہ افزائی کے لیے فاؤنڈیشن کے عزم کی عکاسی کرتا ہے اسکالرشپ کے تحت منتخب طلباء کو 6 لاکھ روپے تک کی مالی امداد، رہنمائی، صنعت کی نمائش اور تحقیق کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ اس اقدام کا مقصد ملک کے ہونہار سائنس دانوں، انجینئروں اور محققین کو بااختیار بنانا ہے، تاکہ وہ ہندوستان کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں اہم شراکت کرسکیں۔ اس سال ملک بھر کے 144 اہم اداروں سے طلبہ کا انتخاب کیا گیا۔ انتخاب کے عمل میں، طلباء کی تعلیمی فضیلت، قائدانہ صلاحیت اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں شراکت کے عزم کو ترجیح دی گئی۔ یہ وظائف آٹھ مضامین کے طلباء کو دیئے گئے جن میں کمپیوٹر سائنس، مصنوعی ذہانت، لائف سائنسز، الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانکس انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، قابل تجدید اور نئی توانائی، کیمیکل انجینئرنگ، ریاضی اور کمپیوٹنگ شامل ہیں اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ریلائنس فاؤنڈیشن کے ترجمان نے کہا، سائنس ڈے پر، ہم علم اور اختراع کی طاقت کا جشن منا رہے ہیں۔ ریلائنس فاؤنڈیشن ان نوجوان ذہنوں کو بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہندوستان کے مستقبل کو تشکیل دیں گے۔ ہمارے اسکالرشپ ہولڈرز تجسس اور عمدگی کا مظہر ہیں، اور ہمیں ان کی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالنے پر فخر ہے۔" ریلائنس فاؤنڈیشن کا مقصد 50,000 سے زیادہ انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلباء کو 10 سال سے زیادہ اسکالرشپ فراہم کرنا ہے۔ یہ پہل ہندوستان کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے اور اختراع کو فروغ دینے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ دسمبر 2024 میں، ریلائنس فاؤنڈیشن نے 5000 طلباء کو انڈر گریجویٹ اسکالرشپ فراہم کی تھی۔ اس پروگرام کے تحت طلباء کو قیادت کی نشوونما اور سماجی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ تعلیم ریلائنس فاؤنڈیشن کے بڑے مقاصد میں سے ایک ہے۔ جس کے تحت دھیرو بھائی امبانی اسکالرشپ اسکیم سال 1996 میں اور ریلائنس فاؤنڈیشن اسکالرشپ اسکیم سال 2020 میں شروع کی گئی ہے۔ اب تک 28000 سے زائد طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لیے معاونت فراہم کی جاچکی ہے۔ اس اقدام نے ہزاروں طلباء کو قیادت اور پیشہ ورانہ ترقی کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ریلائنس فاؤنڈیشن ہندوستان کے نوجوانوں کو تعلیم اور بااختیار بنانے کے اپنے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ وہ ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں اور ایک روشن مستقبل کی تعمیر کرسکیں۔ اس اسکالرشپ کے لیے درخواست دینے والے طلباء اس لنک سے اپنے نتائج https:cholarships.reliancefoundation.org/PGScholarship_ApplicationStatus.aspx پر دیکھ سکتے ہیں۔

## نتیش کمار نے بہار کو بہتر بنایا: پرساد

نئی دہلی، 28 فروری (یواین آئی) جنتا دل (یونائیٹڈ) کے قومی ترجمان راجیو رنجن پرساد نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے بہار کو بہتر بنانے کے لئے شاندار کام کیا ہے جو راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈر لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کے دور حکومت میں بری حالت میں تھا۔ جے ڈی یو کے لیڈر پرساد نے آج یہاں کہا کہ (آر جے ڈی) آئندہ اسمبلی انتخابات میں اتنی سیٹیں حاصل نہیں کرپائے گی کہ مسٹر تیجسوی یادو کو اسمبلی میں اپوزیشن کا لیڈر بھی کہا جاسکے۔ مسٹر تیجسوی یادو پر طنز کرتے ہوئے مسٹر پرساد نے کہا کہ بہار کے لوگ آج بھی لالو پرساد یادو کے جنگل راج کو یاد کرتے ہوئے کانپتے ہیں جب دن دیہاڑے لوگوں کا قتل کیا گیا اور تاوان کے لیے لوگوں کو اغوا کیا گیا۔ خوف کی وجہ سے لوگ شام ہوتے ہی گھروں میں چھپ جاتے تھے اور خواتین کا گھروں سے نکلنا مشکل ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کے نام پر عوام کو گمراہ کرنے سے پہلے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے والدین کی حکمرانی کی جانکاری لیں اور بہار کے عوام سے معافی مانگیں۔ بہار نے مسٹر لالو پرساد یادو کے دور حکومت میں ذات پات کی بنیاد پر 118 افراد کے قتل عام کا مشاہدہ کیا، جس میں سینکڑوں لوگوں کی جانیں گئیں۔ مسٹر نتیش کمار کے دور میں لوگ بے خوف اور عزت کے ساتھ جی رہے ہیں۔

## ماہ رمضان کا چاند نظر نہیں آیا، اتوار کو پہلا روزہ ہوگا

ممبئی، 28، فروری (یواین آئی) مرکزی رویت ہلال کمیٹی مسجد جامع ممبئی اور سنی جمیعۃ علماء چاند کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ مورخ ۲۹ شعبان ۱۴۴۶ مطابق ۲۸ فروری ۲۰۲۵ بروز جمع بعد نماز مغرب ہلال کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ رمضان المبارک کا چاند نظر نہیں آیا اور ملک کے مختلف علاقوں کی رویت ہلال کمیٹی کے ذمہ داران سے رابطہ کیا گیا، کہیں سے بھی رویت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لیے مرکزی رویت ہلال کمیٹی جامع مسجد کے چیف ٹرسٹی شعیب خطیب اور سنی جمیعۃ علماء چاندک۔ ٹی کے صدر اور حاجی علی مسجد کے امام وخطیب محمود اختر نے چاند نہ ہونے کا اعلان کیا ہے

## یوروپی کمیشن کے کمشنروں نے ہائیڈروجن بس میں سفر کیا

نئی دہلی، 28 فروری (یواین آئی) ہندوستان کے دورے پر آنے والا یوروپی کمیشن کے کمشنروں کا وفد کمیشن کی صدر ارسلا وان ڈیر لیین کے ساتھ یہاں دوطرفہ میٹنگ میں شرکت کے لئے آج ہائیڈروجن سے چلنے والی بس میں حیدرآباد ہاؤس گیا۔ وزارت خارجہ کے ذرائع کے مطابق یوروپی کمیشن کے کمشنروں نے دوپہر 12 بجے وزیر اعظم نریندر مودی اور محترمہ ارسلا وان ڈیر لیین کے درمیان دوطرفہ میٹنگ میں شرکت کے لئے ہائیڈروجن فیول سیل ٹیکنالوجی سے چلنے والی بس میں حیدرآباد ہاؤس کا سفر کیا۔ یہ بس ٹاٹا موٹرز اور انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ (آئی او سی ایل) کے اشتراک سے تیار کی گئی ہے۔

یوروپی کمیشن کا وفد ہندوستان کے دو روزہ دورے پر جمعرات کو یہاں پہنچا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے صحت انوپریہ پٹیل نے ہوائی اڈے پر محترمہ وان ڈیر لیین کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں، یوروپی کمیشن کی صدر نے راج گھاٹ کا دورہ کیا اور مہاتما کے عالمی امن کے پیغام کو یاد کرتے ہوئے باپو کو ان کی سمادھی پر خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کل شام ان سے ملاقات کی تھی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ یوروپی کمیشن کی صدر کے ساتھ یوروپی کمیشن کے تمام کمشنرز کسی دوسرے ملک کا دورہ کررہے ہیں۔

# ہمارے مالیاتی ادارے پوری دنیا میں قابل احترام ہیں: لوک سبھا اسپیکر

لوک سبھا اسپیکر انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اکاؤنٹنٹس آف انڈیا کے زیر اہتمام دوروزہ سیمینار کے افتتاحی سیشن سے خطاب کررہے ہیں جس کا اہتمام تبدیلی لینڈسکیپ کو اپنانا: مائی ڈیولپڈ انڈیا - 2047 نئی دہلی 28 فروری (یواین آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج کہا کہ مالیاتی قوانین کو آسان بنانے اور شفافیت کے لیے کیے گئے حالیہ اقدامات نے ہندوستان میں سرمایہ کاری کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط جمہوری جذبے، مستحکم حکومت اور دور اندیش قیادت کے ساتھ آج ہندوستان میں سرمایہ کاروں کے لیے بے پناہ مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت آج سرمایہ کاری کے لیے ایک پسندیدہ مقام بن گیا ہے۔ مسٹر برلا نے نئی دہلی میں واقع انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اکاؤنٹنٹس آف انڈیا (آئی سی اے آئی) کی ناردرن انڈیا ریجنل کونسل کے زیر اہتمام تبدیلی لینڈ اسکیپ: مائی ڈیولپڈ انڈیا - 2047 پر دوروزہ سیمینار میں اپنے افتتاحی خطاب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ ہندوستان میں قانونی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستان میں پہلی بار نوآبادیاتی قوانین کو تبدیل کرنے، پرانے قوانین کو منسوخ کرنے اور نئے قوانین بنانے کی کوشش کی گئی ہے جو نئے ہندوستان کے لوگوں کی امیدوں اور امنگوں کے مطابق ہیں۔ جی ایس ٹی، مجوزہ انکم ٹیکس قانون، لیبر قوانین اور کمپنی قوانین میں کی گئی تبدیلیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے مسٹر برلا نے زور دیا کہ یہ اقدامات ملک کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر لے جانے کے وژن کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے قوانین نہ صرف سادہ، شفاف اور ترقی پسند ہیں بلکہ معاشرے کے آخری فرد کی زندگی کو بہتر بنانے کےل اقدات بھی شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترقی پسند قوانین ملک اور معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات اور بدلتے ہوئے بین الاقوامی منظر نامے کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ انفراسٹرکچر، سڑک کنیکٹیویٹی، ریل کنیکٹیویٹی اور ہوائی رابطے میں ترقی نے ملک میں زیادہ سرمایہ کاری کے امکانات کو بڑھایا ہے، مسٹر برلا نے کہا کہ یہ سرمایہ کاری بالآخر بڑے پیمانے پر سماج کو فائدہ پہنچائے گی۔ انہوں نے بہتر مستقبل کے لیے ماحول دوست زندگی کو اپنانے کے لیے وزیر اعظم کی کال کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ہندوستان لوگوں کو ماحول دوست زندگی کو اپنانے کی ترغیب دینے میں دنیا کی قیادت کررہا ہے۔ ہندوستان کے مالیاتی اداروں کو ہندوستان کی طاقت بتاتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ ہمارے مالیاتی اداروں کا پوری دنیا میں احترام کیا جاتا ہے۔ آئی سی اے آئی کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ یہ ادارہ نہ صرف مالیاتی نظام میں شفافیت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ کم از کم لاگت پر بڑے پیمانے پر پیداوار حاصل کرنے میں ملک کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ ملک کی اقتصادی صلاحیت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے آئی سی اے آئی اپنی انتظامی صلاحیتوں سے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنا رہا ہے۔ مسٹر برلا نے امید ظاہر کی کہ یہ دوروزہ سیمینار 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے وزیر اعظم کے عزم کو پورا کرنے میں آئی سی اے آئی کے تعاون کے بارے میں ایک روڈ میپ پیش کرے گا۔ اس پروگرام میں اراکین پارلیمنٹ مسٹر فگن سنگھ کلستے، محترمہ بانسوری سوراج اور دیگر معززین موجود تھے۔

## یکم مارچ کی اشاعت کے لئے

نئی دہلی، 28 فروری (یواین آئی) ہندوستان اور عالمی تاریخ میں یکم مارچ کے اہم واقعات اس طرح ہیں۔

1640 - انگریزوں کو مدراس میں ایک تجارتی مرکز کھولنے کی اجازت ملی۔

1775 - مراٹھا حکمراں نانا فڈنویس اور انگریزوں کے درمیان پورندھر کے سمجھوتہ پر دستخط۔

1908 - ملک میں لوہا، اسٹیل بنانے والے پہلی فرم ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کا قیام۔

1919 - مہاتما گاندھی نے رولیٹ ایکٹ کے خلاف ستیاگرہ شروع کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

1954 - امریکہ نے بحراوقیانوس کے بکینی اٹول میں ہائیڈروجن بم کا تجربہ کرنے کا اعلان۔

1962 - پاکستان نے ایک نئے آئین کا اعلان کیا جس کے تحت ملک میں صدارتی نظام والی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔

1966 - روسی خلائی شٹل وینس (III) زہرہ پر اترا۔

1969 - نئی دہلی سے کلکتہ ہوڑہ کے درمیان ملک کی پہلی سپر فاسٹ ٹرین راجدھانی ایکسپریس شروع۔

1979 - واٹر گیٹ معاملہ میں جیوری نے صدر رچرڈ نکسن کے 8 ساتھیوں کو قصوروار ٹھہرایا۔

1985 - پراپرٹی ٹیکس ختم۔

1998 - نویں پانچ سالہ منصوبہ کا مسودہ جاری کیا گیا۔

2008 - سائنس دانوں نے مریخ پر بہتے ہوئے پانی کی موجودگی کا کوئی ثبوت نہ ملنے کا دعوی کیا۔

2010 - فرانس اور اسپین کے مغربی ساحل پر آنے والے جنتھیا نامی طوفان سے مغربی یوروپ میں زبردست بارش کے سبب 22 لوگوں کی موت ہوئی۔

2013 - ملیشیا حکومت اور باغیوں کے مابین تشدد میں 14 لوگ مارے گئے۔

2014 - چین کے کُن منگ ریلوے اسٹیشن میں مسلح حملہ آوروں نے 29 لوگوں کو قتل کیا۔

2019 - ہندوستانی فضائیہ کے بہادر افسر ابھینندن پاکستان سے واپس آئے تو انہوں نے ایک ایف 16 لڑاکا طیارہ مارگرایا تھا۔

## مہاراشٹرا کے وزیر اعلی کے دفتر پر حملے کی دھمکی؛ پولیس ہائی الرٹ پر دھمکی پولیس وصول کرتی ہے

ممبئی 28 فروری (یواین آئی) ممبئی ٹریفک پولیس کو ایک پاکستانی نمبر سے واٹس ایپ کا پیغام موصول ہوا جس میں وزیر اعلی کے دفتر پر حملے کی دھمکی دی گئی ہے پیغام کے بعد سیکیورٹی ایجنسیوں کو ہائی الرٹ کردیا گیا ہے۔ دھمکی کا پیغام بدھ کی سہ پہر کو موصول ہوا، پیغام بھیجنے والے نے اسکی شناخر ملک شہباز ہمایوں راجہ دیو دیو کے نام سے کی تھی۔ ورلی پولیس نے ایف آئی آر درج کی ہے اور تفتیش کررہے ہیں کہ بھیجنے کا تعلق ہندوستان کے اندر یا بیرون ملک سے ہے۔

## دیوورت نے مرموکو الوداع کیا

گاندھی نگر، 28 فروری (یواین آئی) گجرات کے گورنر آچاریہ دیوورت نے جمعہ کو گاندھی نگر گورنر ہاؤس سے صدر دروپدی مرمو کو ایک یادگار پیش کرتے ہوئے الوداع کیا۔ مسز مرمو گجرات کے چارروزہ دورے پر ہیں۔ آج صبح مسٹر دیوورت نے انہیں گورنر ہاؤس سے الوداع کیا۔ گورنر نے صدر مملکت کو یادگاری تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے گورنر کو یادگاری تحفہ بھی پیش کیا۔ واضح رہے کہ 27 فروری کو صدر این آئی ڈی کے کانووکیشن اور آج نیشنل فارنسک سائنس یونیورسٹی کے کانووکیشن میں شرکت کے لیے آئی تھیں۔ راج بھون میں ایک رات کے آرام کے بعد وہ آج رنوتسو میں حصہ لینے کے لیے کچھ کے لیے روانہ ہوئیں۔ صدر ہفتہ کی شام کچھ سے دہلی روانہ ہوں گی۔

## کیارا اڈوانی اور سدھارتھ ملہوترا جلد والدین بننے والے ہیں

ممبئی، 28 فروری (یواین آئی) بالی ووڈ کی بہترین جوڑی کیارا اڈوانی اور سدھارتھ ملہوترا جلد ہی والدین بننے والے ہیں۔ کیارا اور سدھارتھ نے انسٹاگرام پر بچوں کے موزے پکڑے ہوئے ایک دلکش تصویر مشترک کی۔ کیارا اور سدھارتھ نے اپنے صفحات پر ایک مشترکہ پوسٹ شیئر کی۔ پوسٹ کے کیپشن میں لکھا ہے، ہماری زندگی کا سب سے بڑا تحفہ جلد آنے والا ہے۔ فی الحال، کیارا اور سدھارتھ نے والدین بننے کے بارے میں کوئی باقاعدہ تاریخ یا کوئی اور تفصیلات مشترک نہیں کی ہیں۔

## سلمان خان کی آنے والی فلم سکندر کا ٹریلر ریلیز

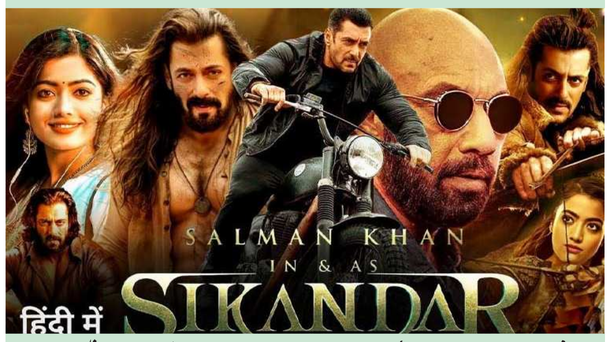


ممبئی، 28 فروری (یواین آئی) بالی ووڈ کے دبنگ اسٹار سلمان خان کی آنے والی فلم سکندر کا ٹیزر ریلیز ہوگیا ہے۔ اس فلم کے اعلان کے بعد سے ہی ناظرین اس کے بارے میں ہر اپ ڈیٹ کا بے چینی سے انتظار کررہے ہیں۔ اس فلم کی ہدایت کاری اے آر مروگا داس نے کی ہے اور اسے ساجد ناڈیاڈ والا نے پروڈیوس کیا ہے۔ فلم میں سلمان خان ایکشن میں نظر آرہے ہیں اور ان کے جاندار ڈائیلاگ نے بھی لوگوں کی توجہ حاصل کی۔ فلم سازوں نے انسٹاگرام پر فلم کا ٹیزر جاری کیا اور لکھا، "سکندر اس عید پر آرہا ہے۔" ٹیزر کا آغاز سلمان خان کی انٹری سے ہوتا ہے۔ پس منظر میں سلمان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں، دادی نے سکندر کا نام رکھا تھا، دادا نے سنجے نام رکھا... اور عوام نے راجہ صاحب نام رکھا۔ اس کے بعد ایکشن شروع ہوتا ہے اور ولن کے کردار میں نظر آنے والے ستیہ راج کے مکالمے سنے جاتے ہیں،" اپنے آپ کو بڑا اسکندر سمجھتا ہے... ٹیزر میں سلمان خان دشمنوں کو یہ کہہ کر خبردار کرتے ہیں،"قانون کے مطابق رہیں، قائدے میں رہو، فائدے میں رہو ورنہ شمشان یا قبرستان میں رہو۔ اس سے قبل 18 فروری کو ساجد ناڈیاڈ والا کی سالگرہ پر فلم کا پہلا پوسٹر ریلیز کیا گیا تھا۔

www.saharaexpressdaily.com saharaexpressranchi@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:14 Issue:59 01.03.2025 SATURDAY Re.01 Page:08

جلد نمبر:14 شمارہ:۵۹ سنیچر/یکم/مارچ/۲۰۲۵/مطابق/۳۰/شعبان المعظم۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

# جھارکھنڈ اسمبلی میں اقتصادی سروے رپورٹ پیش

رانچی،28فروری (یواین آئی) جھارکھنڈ قانون ساز اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے چوتھے دن وزیر خزانہ رادھا کرشن کشور نے سال 2024-25 کے لیے جھارکھنڈ اقتصادی سروے رپورٹ پیش کی۔اقتصادی سروے کی رپورٹ کے مطابق جھارکھنڈ کی معیشت گزشتہ تین سالوں سے مسلسل ترقی کررہی ہے۔ریاست کی

جی ایس ڈی پی سال 2011-12 میں 1 لاکھ 50 ہزار 918 کروڑ روپے تھی، جو رواں مالی سال 2024-25 کے اختتام تک مستقل شرح پر دوگنا سے زیادہ ہونے کا تخمینہ ہے۔اقتصادی سروے کے مطابق، ریاست کا جی ڈی پی 2021-22 اور 2023-24 کے درمیان مستقل شرح پر دوگنا اور موجودہ شرح پر تین گنا سے زیادہ ہونے کی امید ہے۔جب کہ سال 2021-22 اور 2023-24 کے درمیان، مستقل شرح پر ریاست کا جی ایس ڈی پی اوسطاً سالانہ 7.7 فیصد اور موجودہ شرح پر جی ایس ڈی پی میں 7.10 فیصد اضافہ ہوا ہے۔رواں مالی سال 2024-25 میں مستقل شرح پر شرح نمو 7.6 فیصد اور موجودہ شرح پر 8.9 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے۔اس مدت کے دوران، فی کس آمدنی مستقل شرح پر 7.6 فیصد اور موجودہ شرح پر 1.9 فیصد کی اوسط سالانہ شرح سے متجاوز ہوئی ہے۔سال 2021-22 میں فی کس آمدنی 172,57 روپے سے بڑھ کر سال 2023-24 میں 500,88 روپے تک پہنچ گئی ہے۔سال 2021-22 میں فی کس آمدنی مستقل شرح پر 172,57 روپے سے بڑھ کر سال 2023-24 میں 65062 روپے ہوگئی ہے، جبکہ موجودہ شرح پر فی کس آمدنی سال 2021-22 میں 500,88 روپے سے بڑھ کر سال 2023-24 میں 105274 روپے تک پہنچ گئی ہے۔

## شاہ نے دارالحکومت میں امن وقانون کی صورتحال کا جائزہ لیا، جرائم پیشہ افراد سے سختی سے نمٹنے کی ہدایات

نئی دہلی، 28فروری (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعہ کو یہاں دہلی کی نومنتخب وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، محکمہ داخلہ کے وزیر آشیش سود، دہلی پولیس کمشنر اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ دارالحکومت میں امن وقانون اور کوآرڈینیشن پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ذرائع کے مطابق وزیر داخلہ نے کہا کہ دہلی کی ڈبل انجن والی حکومت وزیر اعظم کی توقعات کے مطابق ترقی یافتہ اور محفوظ دہلی کے لیے دوگنی رفتار سے کام کرے گی۔میٹنگ میں بنگلہ دیشی اور روہنگیا دراندازوں کی دراندازی سے لیکر ان کے دستاویزات بنوانے اور انہیں یہاں رہنے میں مدد دینے میں ملوث پورے نیٹ ورک کے خلاف سخت کارروائی کرنے پر بھی بات چیت ہوئی۔اجلاس میں یہ بھی کہا گیا کہ غیر قانونی دراندازیوں کا معاملہ قومی سلامتی سے بھی جڑا ہوا ہے اور اس معاملے میں سخت کارروائی کرنے اور ان کی نشاندہی کے بعد انہیں واپس بھیجنے پر بات چیت ہوئی۔مسلسل ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تھانوں اور سب ڈویژنوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایات دی گئیں۔وزیر داخلہ نے کہا کہ دہلی میں بین ریاستی گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کر کے انہیں ختم کرنا دہلی پولیس کی ترجیح ہونی چاہیے۔

## مالی سال 2024-25 کے لیے ای پی ایف او کھاتہ داروں کو 8.25 فیصد شرح سود کی سفارش

نئی دہلی، 28فروری (یواین آئی) مالی سال 2024-25 کے لیے ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ کے کھاتہ داروں کے لیے

8.25 فیصد شرح سود کی سفارش کی گئی ہے۔مرکزی محنت اور روزگار کے وزیر ڈاکٹر منسکھ مانڈویا کی صدارت میں جمعہ کو یہاں سنٹرل بورڈ آف ٹرسٹیز (سی بی ٹی) کی 237ویں میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک سفارش کی گئی۔سود کی شرح کو باضابطہ طور پر مرکزی حکومت کی طرف سے مطلع کیا جائے گا، جس کے بعد سود کی شرح ایمپلائیز پراویڈنٹ فنڈ کے صارفین کے کھاتوں میں جمع کردی جائے گی۔بورڈ نے گزشتہ مالی سال 23-24 میں لاگو سود کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔میٹنگ میں بورڈ کی وائس چیرمین شوبھا کرندلاجے، کو-وائس چیرمین محترمہ سومیتا داورا، سکریٹری، محنت اور روزگار اور ممبر سکریٹری رمیش کرشنا مورتی، مرکزی پی ایف کمشنر بھی موجود تھے۔

## اردو ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کو سمجھنے میں مددگار: روہنی سنگھ

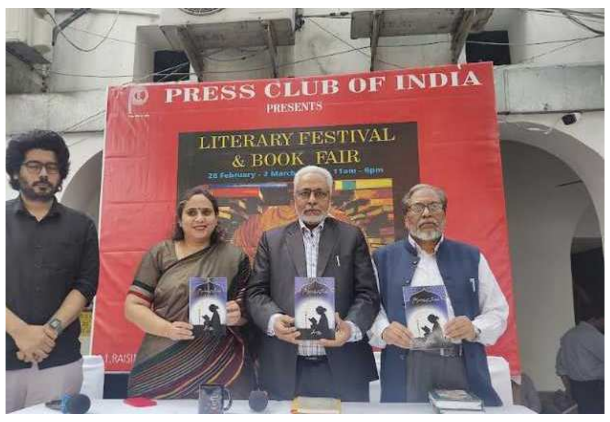


نئی دہلی، 28فروری (یواین آئی) انگریزی کی صحافی روہنی سنگھ نے آج یہاں کہا کہ ہندوستان کے متعدد علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد مجھے ادراک ہوا کہ اگر کہیں بھی آپ مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہوں تو اردو کے الفاظ زبان پر آ کر ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں روہنی سنگھ آج یہاں پریس کلب آف انڈیا میں شروع ہوئے تین روزہ کتاب میلے میں کلب کے ممبران کی کتابوں کا اجراء اور ان پر مباحثہ کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کررہی تھیں۔اس موقع پر اردو میں انکی پہلی کتاب ''اردو میں میرا دوسرا جنم'' کا اجراء بھی عمل میں آیا۔روہنی سنگھ نے اس موقع پر اردو سے اپنی دلچسپی کی تفصیلات بھی بیان کیں۔انھوں نے کہا کہ اردو حالانکہ میری مادری زبان نہیں تھی مگر میرے آبا واجداد اس سے منسلک تھے۔میں نے بچپن میں اپنے دادا کو سکھوں کی مقدس کتاب گرو گرنتھ صاحب کو اردو میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔انھوں نے کہا کہ سکھ مت پر ریسرچ کے دوران انھیں اردو پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور انھوں نے اس میں اتنی مہارت حاصل کرلی کہ انکے مضامین اردو کے اہم بین الاقوامی اخبارات اور ڈیجیٹل میڈیا مستقل شائع ہوتے ہیں۔کتاب کا اجرا کرتے ہوئے صحافی سہیل انجم نے کہا کہ جو لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ اردو پڑھ کر کیا ہوگا اس سے روزگار نہیں ملتا، انھیں چاہئے کہ وہ روہنی سنگھ سے سبق لیں۔اس موقع پر معروف صحافی معصوم مرادآبادی کی کتاب جی ڈی چندن (مونوگراف) اور سہیل انجم کی کتاب ''اردو صحافت میں غیر مسلم صحافیوں کی خدمات'' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔پریس کلب آف انڈیا نے پہلی مرتبہ لٹریری فسٹیول کا انعقاد کیا ہے اس دوران مختلف موضوعات پر مباحثہ، کتابوں کا اجرا اور دیگر پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

روزنامہ رانچی سہارا ایکسپریس
SAHARA EXPRESS,RANCHI

# انڈیا پاکستان میچ کے بعد 'پاکستان زندہ باد کا نعرہ' لگانے پر مسلمان کباڑیے کا گھر مسمار کر دیا گیا

انڈین ریاست مہاراشٹر کے علاقے ملوان میں چیمپیئنز ٹرافی میں کھیلے گئے پاکستان اور انڈیا میچ کے بعد مبینہ طور پر 'ملک مخالف نعرے' لگانے پر ایک خاندان کا گھر مسمار کر دیا گیا ہے۔ چیمپیئنز ٹرافی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان میچ 23 فروری کو دبئی میں کھیلا گیا تھا جس میں انڈین ٹیم با آسانی جیتنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ انڈین ٹیم کی جیت پر ملک بھر میں جشن کا سماں تھا لیکن مہاراشٹر کے علاقے میں اس وقت کشیدگی دیکھنے میں آئی جب ایک مقامی شخص نے کباڑ کے کام سے منسلک تاجر اور ان کے خاندان پر ملک مخالف نعرے لگانے کا الزام لگایا۔ ملوان پولیس کو موصول ہونے والی شکایت میں کباڑ کے کاروبار سے منسلک تاجر، ان کی اہلیہ اور ان کے 15 سالہ بیٹے پر ملک مخالف نعرے لگانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس واقعے کے بعد مقامی افراد نے غصے کا اظہار کیا اور تاجر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ شیوسینا کے رُکنِ ریاستی اسمبلی نلیش رانا نے اس معاملے پر جارحانہ مؤقف اپنایا جس کے بعد ملوان میونسپل کونسل نے بلڈوزر کے ذریعے تاجر کے گھر کو مسمار کر دیا۔ دوسری جانب ملوان پولیس نے خاندان کے اراکین کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔ تاہم اطلاعات کے مطابق تمام افراد کو اب ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ پاکستان اور انڈیا کے میچ والے دن ہوا کیا تھا؟ ملوان میں تاجر اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کے خلاف شکایت درج کروانے والے شہری کا نام سچن سندیپ ورادکر ہے۔ یہ بھی دعوے کیے جا رہے ہیں کہ ملک مخالف نعرے※ لگنے کے بعد کچھ مقامی افراد نے اس حوالے سے تاجر سے سوالات بھی کیے تھے لیکن وہ اطمینان بخش جواب دینے میں ناکام رہے۔ مشتعل شہریوں نے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس نے اس خاندان کے تین افراد کو حراست میں لے لیا۔ مالوان میں پوری ہندو برادری نے موٹر سائیکلوں پر احتجاجی مارچ نکالا اور متعلقہ خاندان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس مظاہرے کے بعد مقامی پولیس نے کباڑ کے کاروبار سے منسلک تاجر اور ان کے خاندان کے اراکین کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ کیا تاجر کا گھر غیر قانونی تھا؟ احتجاجی مظاہرے اور مقدمے کے اندراج کے بعد شیوسینا کے رُکن ریاستی اسمبلی نلیش رانا نے دعویٰ کیا کہ ملک مخالف نعرے لگانے والا خاندان غیر قانونی طور پر تعمیر کیے گئے گھر میں رہائش پزیر تھا۔ انھوں نے اس حوالے سے ملوان میونسپل کونسل کو ایک خط لکھا جس کے بعد تاجر کا گھر مسمار کر دیا۔ ملوان میونسپل کونسل نے بھی تاجر کے گھر کو غیر قانو※ قرار دیا اور کونسل کے چیف آفیسر سنتوش جرگے نے اس بات کی تصدیق کی کہ گھر مسمار کرنے کی کارروائی نلیش رانا کا خط موصول ہونے کے بعد کی گئی ہے۔ چیمپیئنز ٹرافی: راولپنڈی کے بعد لاہور کے سٹیڈیم میں بھی تماشائی گراؤنڈ میں 'افغانوں کی خوشیاں اتنی کہ خندق بھی کراس کر ڈالی' شیوسینا کے رُکنِ ریاستی اسمبلی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس حوالے سے ایک پوسٹ میں لکھا کہ گذشتہ روز انڈیا اور پاکستان کے میچ کے بعد کباڑ کے کاروبار سے منسلک ایک پناہ گزین مسلمان تاجر نے انڈیا مخالف لگائے تھے۔ ہم اسے ضلع بدر کریں گے لیکن اس سے قبل ہم فوری طور پر اس کا کباڑ کا کاروبار تباہ کریں گے۔ انھوں نے تاجر کے خلاف کارروائی کرنے پر ملوان پولیس اور میونسپل کونسل کا شکریہ بھی ادا کیا۔ تاہم ماہرین قانون میونسپل کونسل کے اس عمل کو غلط قرار دے رہے ہیں۔

# ''خوف خدا کسی کو ہے رمضان میں کہاں؟''

ماہِ رمضان سایہ فگن ہونے والا ہے، مسجد کے گنے چنے مصلیان بہت

خوش ہیں کہ مسجدیں بھر جائیں گی، اس بات پر بھی بہت خوش ہیں کہ نوجوان مسجد میں بہت آئینگے، لیکن آپ نے کبھی سوچا کہ یہ نمازی رمضان کے چند دن بعد کم کیوں ہو جاتے ہیں؟ اور پھر رمضان کے بعد کہاں چلے جاتے ہیں؟ کیا نماز رمضان کے علاوہ فرض نہیں؟ اور کیا تمام لوگ جن پر نماز فرض ہے مسجد میں عام دنوں میں آ جائینگے تو مسجدیں کم پڑ جائینگی؟

بہت سے مسلمان ایسے ہیں جن کے نزدیک رمضان مبارک صرف تبرک حاصل کرنے کا ذریعہ بن چکا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہ مسلمان روزے تو رکھتے ہیں لیکن رمضان کے جو تقاضے ہیں وہ تقاضے پورے نہیں کرتے جبکہ کچھ لوگ پہلے کے لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور عقل مند ہیں۔ پہلے کے لوگ رمضان کے مہینے کی تعظیم کرتے، اس کی ایک ایک گھڑی، ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے، اپنے رب کو مناتے اور اپنے لئے بخشش کا سامان کرتے تھے۔ اب آج کے لوگوں کے سامنے یہ سوال خود بخود آ جاتا ہے کہ کیا ماہِ رمضان کا مقصد محض روزہ رکھنا ہے یا یہ ماہِ مقدس ایک بڑے اور بلند مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ ایک بڑے مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، وہ مقصد ہے رب کی رضا، اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو خیر و برکات اور رحمت و بخشش سے بھر دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان اور کرم ہے کہ وہ ہمیں ایک مرتبہ پھر رمضان کی سعادتوں اور برکتوں سے مستفیض ہونے کا موقع دے رہا ہے، اس پر ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے مہینے میں انسانوں کے ساتھ اپنے خصوص فضل و کرم اور محبت و شفقت برتتے ہوئے ہمیں دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی سے ہمکنار کرنے کیلئے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کے ذریعہ ہدایت دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ یہ ایک ننگی حقیقت ہے کہ رمضان کے مہینے اور اس کے روزوں کو ہم نے عبادت کے طور پر لینے کے بجائے اسے تہوار کا روپ دے دیا ہے، رمضان میں زیادہ زور افطار اور کھانے پر ہوتا ہے، رنگ برنگ کے آئیٹم افطار اور کھانے کیلئے بنائے جاتے ہیں، خواتین کا آدھا دن اس کی تیاری میں لگتا ہے، بچوں کی نظریں اس پر ہوتی ہیں، اس افطار کا پڑوسیوں اور رشتہ داروں میں لین دین اور تبادلہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے اس گہما گہمی اور مصروفیت میں سارا زور منھ کے مزے اور پیٹ کی خواہش کی تکمیل کی طرف ہوتا ہے۔ روزے کے اصل مقصد سے طبیعت ہٹی ہوتی ہے، اتنا ہی نہیں افطار میں انہماکیت اتنی زیادہ ہوتی ہے اور وسیع دسترخوان کے حقوق ادا کرنے میں اتنی دیر کی جاتی ہے کہ نہ تو وقت پر مغرب کی آذان ہو پاتی ہے اور نہ ہی نماز۔ عام دنوں میں مغرب کی آذان اور نماز میں اتنا وقت بھی نہیں رکھا جاتا لیکن رمضان میں کام و دہن کی لذت کی تکمیل کیلئے مغرب کی فرض نماز جس کا درجہ رمضان کے روزوں سے کہیں بڑھ کر اور ارکان اسلام میں فرض نماز دوسرے نمبر پر ہے، جبکہ رمضان کے روزے چوتھے نمبر ہیں) کافی تاخیر کر کے افضل وقت سے نکال کر مکروہ وقت میں پڑھی جاتی ہے اور بہت سے روزے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ افطار نے ان کو اتنا مشغول کر رکھا ہوتا ہے کہ جب وہ افطار کر کے مسجد پہنچتے ہیں تو نماز ختم ہو چکی ہوتی ہے یا پھر وہ آخری رکعت اور آخری صفوں میں شامل ہو پاتے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس طرز عمل سے کسی کو بھی روزے کی صحت پر فرق پڑتے دکھائی نہیں دیتا۔ قارئین محترم برصغیر کے مسلمانوں میں رمضان کے معمولات میں آخری عشرے سے زیادہ پہلے عشرے کو اہمیت حاصل ہو گئی ہے، کیونکہ پہلے عشرے میں تراویح کا عمل تین رات، پانچ رات، دس رات، پندرہ رات یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ رات میں مکمل کر لیا جاتا ہے، معدودے چند مساجد ایسے ملینگے جہاں ۲۷ ویں رات کو تکمیل قرآن کیا جاتا ہے۔ حالانکہ تین رات دس رات میں حفاظ کی تلاوت قرأت میں تیزی کی وجہ سے ان کی قرأت ناقابل فہم اور ناقابل سماع ہوتی ہے اور اس طرح امام سمیت تمام نمازی قرآن مجید کی بے ادبی کے مرتکب ہوتے ہیں اور لوگ، لوگوں کا کیا کہنا، یہ تو تراویح کو اہم ماننے کے بجائے قرآن مجید کے ختم کو اہم مانتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن کے ختم ہونے کے ساتھ ہی تراویح بھی ختم سمجھی جاتی ہے اور بیشتر نمازی بھی اس کے ساتھ رخصت ہو جاتے ہیں اور آخری عشرے میں مسجدیں سنسان اور بازار آباد ہو جایا کرتے ہیں، اس کے علاوہ مسلمانوں کا ایک طبقہ وہ ہے جو روزے تو رکھتا ہے لیکن فرض نمازوں سے غافل رہتا ہے جبکہ ان کو سمجھنا چاہئے کہ نماز چھوڑ کر روزہ رکھنے والے اللہ کے شدید گھیرے میں ہوتے ہیں اور ان کے یہ روزے ثواب کے بجائے عذاب کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پھر بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جو کہ فرض نمازیں تو نہیں پڑھتے لیکن تراویح کی نہایت اہتمام سے پابندی کرتے ہیں۔ یہاں بھی اس قسم کے افراد ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ شریعت کی پابندی نہیں بلکہ اپنی خواہشات کو اہم سمجھتے اور اس کے مطابق دین کو الٹنے پلٹنے کی جسارت کرتے رہتے ہیں، ویسے خوف خدا کسی کو ہے رمضان میں کہاں؟ بہر حال بڑا بدنصیب ہے وہ شخص جو ماہِ رمضان کے انعامات سے فیض یاب نہ ہو سکے، نفس کا مجاہدہ حاصل کرنے سے محروم رہ جائے، وہ صرف بھوکا پیاسا رہے اور باقی تمام برائیوں میں ملوث رہے یعنی اپنے آپ کو بچا نہ سکے تو ایسا روزہ اس کے کسی کام کا نہیں۔ ایسی تربیت اس کے کس کام کی جس سے وہ کچھ حاصل نہ کر سکا، بیکار گیا تمام مہینہ اس کے لئے وہ ہاتھ ملتا رہ جائیگا۔ اس لئے عہد کریں کہ اس ماہِ مبارک کو اللہ کے احکامات اور سنت نبویؐ کے مطابق گذارینگے اور اس ماہِ مبارک کو فضول، لہو و لعب اور کھیل تماشوں میں ضائع نہیں کرینگے اور روزے کے اصل مقاصد کو پانے کی کوشش کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہِ مبارک کی سعادتیں حاصل کرنے کا اہل بنائے۔ آمین

قیصر محمود عراقی کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸

# سفراء مدارس کی زبوں حالی

اشرف شاکر ریاضی
9939629687

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں۔

مدارس اسلامیہ دین کے مضبوط قلعے ہیں اس میں شکوک وشبہات کی

کوئی گنجائش نہیں ہے، روز اول ہی سے دینِ متین اور شرعی علوم کی نشر و اشاعت میں مدارس اسلامیہ کا غیر معمولی کردار رہا ہے جو یقیناً قابل تعریف ہے۔ مدارس اسلامیہ کو سینچنے، سنوارنے اور فعال و متحرک کرنے میں علما کرام کی قربانیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے، ہر دور میں شرعی علوم کی نشر و اشاعت میں علما کرام نے عظیم قربانیاں پیش کیں ہیں۔

محترم قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ
[العنبوت:69]

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے درست راستے دکھا دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔ مذکورہ آیت کریمہ کے مصداق میں علما کرام بھی شامل ہیں، دین کی خاطر ان کی جدوجہد اور عمل پیہم کا انکار شاید ہی کوئی سلیم العقل کرے۔

آج ایک طرف رمضان المبارک کی آمد سے ہم پوری مستعدی کے ساتھ ماہ مبارک کے استقبال میں کھڑے ہیں، بلکہ دنیاوی مشغولیات سے کنارہ کشی اختیار کر کے رضائے الٰہی کے حصول کا متمنی ہیں، بہت سارے مسلمان اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داریوں سے وقتی طور پر سبکدوش ہو کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ سکون و اطمینان چاہتے ہیں، ہر طرف مسلم معاشرے میں تیاریاں اپنے شباب پر ہیں، کوئی سینکڑوں اور ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے تاکہ اپنوں کے ساتھ مل جل کر ماہ مبارک کی خیرات و برکات کو اپنے دامن میں جگہ دے سکے۔ لیکن قربان جائیے علما کرام کی قربانیوں پر کہ وہ اپنی تمام تر خواہشات کا گلا گھونٹ کر آج دور دراز کے سفر میں نکل رہے ہیں۔ بہت سارے علما کرام کبر سنی کی وجہ سے مختلف امراض کے شکار ہوتے ہیں، بیگ میں جہاں رسیدوں کا ایک بڑا سا بنڈل ہوتا ہے وہیں دواؤں کا تھیلا بھی ہوتا ہے، احتیاط و تدابیر کی چہار دیواری سے نکل کر بے احتیاطی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گم ہو جاتے ہیں، نہ کوئی مستقل ٹھکانے ہوتے ہیں نہ کوئی اپناپن، لیکن اس کے باوجود نیک خواہشات و امیدوں کی سرد لہریں ان کو ہشاش و بشاش کئے رکھتی ہے، ایک طرف آنکھوں میں امیدوں کا سمندر نظر آتا ہے تو دوسری طرف مجبوری و بے بسی کی مسکراہٹ بھی۔

ایک عالم دین کے والدین، خویش و اقارب، بیوی بچوں کو ہمیشہ یہ فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ ہمارا بیٹا کب تک اہل ثروت کے در و دیوار کا چکر لگاتے رہے گا؟!

میں پوچھنا چاہتا ہوں آج کے غیور مسلمانوں سے کہ کیا چندہ اکٹھا کرنے کے لیے ہمارے پاس کوئی اور دوسرا آپشن نہیں ہے؟

کیا ہمارے دینی ادارے ہمیشہ اہل ثروت کے مرہون منت چلیں گے؟

شرعی علوم کو مفت خوری کی زنجیروں سے کب آزادی دلائیں گے؟

ہائے افسوس ہم کس قوم کے رہنماہ ہیں؟!

میرے خیال سے یہ وہ قوم ہے جو آج نہ صرف مردہ قوموں کی صفوں میں کھڑی ہے بلکہ اپنے مفاد کے لیے سارے حدوں کو پار کر رہی ہے، عوام اور حکومت کی نگاہ میں مقبولیت کے لیے بالجبر دینی اداروں کی ادارت کا ڈھونگ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

نہ کوئی ضابطۂ حیات ہے، نہ کوئی نظام تعلیم ہے، نہ کوئی مستحکم ارادے ہیں، نہ کوئی پروٹوکول ہے؟!؟؟

یہ قوم تقلیدی زندگی گزارنے کی عادی ہو چکی ہے، مزے کی بات یہ ہے کہ جو علما کرام بہتر کر سکتے ہیں انہیں بسا اوقات اپنے جبر و استبداد کا نشانہ بنایا جاتا۔

العیاذ باللہ۔

مالداروں اور اہل ثروت سے ہمیشہ اسلام کو فائدہ پہنچا ہے اس کا انکار نہیں ہے، لیکن یاد رہے اسلام و شرعی علوم کی نشر و اشاعت کے لیے اپنے مال کو بے ڈھنگی سے خرچ کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔

آج کے پُرفتن دور میں جس طرح عطیات، صدقات، خیرات، تبرعات اور زکوٰۃ کے اُموال کو اکٹھا کرنے میں افراتفری کا ماحول ہے یہ بھی قابلِ غور مسئلہ ہے، لہذا ملت اسلامیہ کے ذمہ داران کو آگے آنے کی ضرورت ہے، اور اسلام کا نظام بیت المال کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ با آسانی ہم سارے مسائل کا صحیح حل تلاش سکیں۔

اللہ تعالیٰ قوم و ملت کی درست رہنمائی فرمائیں۔ آمین

# کیا ہم نے کتاب اللہ کو چھوڑ دیا ہے؟

ریاض فردوسی۔ 996801296

اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا (سورہ الفرقان۔ آیت۔ 30) مشرکین قرآن پڑھے جانے کے وقت خوب شور کرتے تاکہ قرآن نہ سنا جا سکے، یہ بھی ہجران ہے، اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی ہجران ہے، قیامت کے دن رسول اکرم (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے حضور مشرکینِ مکہ کا شکوہ کریں گے۔ کہ اے میرے رب! انھی لوگوں نے دنیا میں تیرے قرآن کے ساتھ بے اعتنائی برتی تھی، جب ان کے سامنے اس کی تلاوت ہوتی تھی تو یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے، سیٹیاں بجاتے تھے اور مختلف قسم کی آوازیں نکالتے تھے، تاکہ لوگ غور سے نہ سن سکیں۔ اور یہ شکوہ اس لیے ہوگا تاکہ اللہ کا عذاب ان کے لیے بڑھا دیا جائے۔ اس پر غور و فکر نہ کرنا اور اس کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب نہ کرنا بھی ہجران ہے۔ اسی طرح اس کو چھوڑ کر کسی اور کتاب کو ترجیح دینا، یہ بھی ہجران ہے یعنی قرآن کا راور اس کا چھوڑ دینا ہے، جس کے خلاف قیامت والے دن اللہ کے پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ دائر فرمائیں گے۔ امام ابن القیم اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ھجر قرآن، یعنی قرآن کریم کو چھوڑ دینا کئی طرح سے ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اسے غور سے نہ سنے اور اس پر ایمان نہ لائے، اس پر عمل نہ کرے، اپنے تمام معاملات میں اسے فیصل نہ مانے، اس میں غور و فکر نہ کرے، اور اپنے روحانی امراض کا علاج اس کے ذریعہ نہ کرے۔ حافظ سیوطی اور ابو السعو دوغیرہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں ان لوگوں کے لیے دھمکی ہے جو قرآن کریم کی روزانہ تلاوت نہیں کرتے ہیں، کہ قیامت کے دن نبی کریم (ﷺ) کے ان کے خلاف اللہ سے شکوہ کریں گے۔

ایک گزارش!

مھجورا کا مادہ ھ ج م ہے اب اگر اس لفظ کو ھجر (ھجرا (سے مفعول تسلیم کیا جائے تو ھجورا کا معنی ایسی مہمل گفتگو ہے جو کوئی شخص بیماری یا خراب یا نیم خوابی یا بے ہوشی کی حالت میں کرتا ہے یعنی بڑبڑاہٹ یا ہذیان۔ پھر چونکہ ایسی باتیں ہنسی مذاق کا باعث ہوتی ہیں لہذا اس کا مطلب قرآن کی آیات کا ہنسی استہزاء اور مذاق اڑانا ہوگا اور قرآن کو نشانہ تضحیک بنانا جیسا کہ کفار مکہ کا معمول تھا۔ اور اگر اس لفظ کو ھجر (ھجرا (سے مفعول تسلیم کیا جائے تو اس کا معنی قرآن کو متروک العمل سمجھنا اور اسے پس پشت ڈال دینا ہوگا۔ جیسا کہ آج کل کے مسلمان کیا عوام اور کیا علماء سب کے سب اس جرم کے مجرم ہیں۔

ہم اللہ سے وعدہ کریں کہ اس ماہ رمضان میں کم سے کم ایک مکمل قرآن کریم تلاوت کریں گے۔ اگر جو پڑھنا نا جانتے ہیں وہ حفاظ اکرام اور علماء اکرام سے سیکھنے کی کوشش کریں گے۔

میرے مسلمان بھائیوں قبر میں ہمارے بداعمال کے سبب عذاب الٰہی سے صرف اور صرف قرآن کی تلاوت ہی بچا سکتی ہے۔ یہ فکر کر کے ہی قرآن کا دامن تھام لیں، کتاب اللہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ میرے بھائیوں اللہ پاک قرآن کی تلاوت کرنے والے کو بہت پسند کرتا ہے۔ ان محترم حفاظ اکرام سے گزارش ہے کہ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ قرآن بھول گئے ہیں، تو آپ سب جان لیں کہ حافظ قرآن کے سینے سے کبھی قرآن نہیں نکلتا ہے۔ بس اس حافظ کے گناہوں کی منحوسیت سے اللہ قرآن کو اس دل میں ہی چھپا دیتے ہیں۔ حافظ قرآن خوب توبہ کریں۔ حفاظ اکرام کم سے کم ماہ رمضان میں 3 یا 5 مرتبہ قرآن کریم کی تلاوت دیکھ کر کریں۔ رب کعبہ کی قسم آپ کو سب یاد آ جایے گا۔ اگر آپ کو کتاب اللہ مکمل یاد نا ہو تو تراویح میں قرآن نا سنایے۔ بعد میں اچھے سے یاد کر کے سنا لینا۔ صرف فانی دنیا کے لوگوں کے نگاہوں میں عزت پانے کے ل※ غلط سلط قرآن نا سنایے۔

میرے محترم حفاظ اکرام آپ سب کو اللہ کو قرآن سنانا ہے، اس کی تیاری کریں۔ دنیا کی عزت و ذلت چند دنوں کی، آخرت کی عزت و ذلت ہمیشہ ہمیش کے لیے۔ اس لیے آنے والے اس ماہ مبارک میں اچھے کے دیکھ دیکھ کر ٹھر ٹھر کر خوب کتاب اللہ کی تلاوت کریں۔ حافظ قرآن صاحبان کبھی گندی فلم نا دیکھیں، اس کی نحوست بہت زیادہ ہوتی ہے، حافظ قرآن جھوٹ نا کہ برابر بولے، اگر منہ سے نکل جایے تو فوراً توبہ کرے۔ حافظ قرآن کو چاہیے کہ ہر وقت توبہ کرے، قرآن سے محبت کرے، تلاوت سے پہلے، نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھے، قرآن کو اپنی آنکھوں اور دل سے لگایے۔ حفاظ اکرام صاحب آپ سب بہت خاص ہو، اور آپ کا دل آپ سے زیادہ خاص ہے، اس لیے کہ اللہ اپنا کلام آپ کے سینے میں رکھا ہے، کیوں اپنے کو کمتر سمجھتے ہو؟

آخر میں!

اللہ کی کتاب کے بہت سارے اسم پاک ہیں، جن میں القرآن ال※ریم، الکتاب، الفرقان، الموعظ※، الذکر، اور النور وغیرہ شامل ہیں۔

مسلمان آج تو اگر ذلیل و خوار ہے تو اس کا سبب یہی ہے کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

مکہّ کے کفار و مشرکین تو اپنی خاص ضد اور ڈھٹائی میں قرآن کو اس موقف کے تحت ترک کیا تھا کہ یہ اللہ کا کلام ہے ہی نہیں اور نبی رحمت ﷺ نے خود اپنی طرف سے اسے گھڑ لیا ہے۔ (معاذ اللہ) لیکن آج اگر کوئی مسلمان کہے کہ میں قرآن پر ایمان رکھتا ہوں اور اسے اللہ کا کلام مانتا ہوں، مگر عملی طور پر اس کا رویہ ایسا ہو کہ وہ قرآن کو لائقِ اعتناء نہ سمجھے، نہ اسے پڑھنا سیکھے، نہ کبھی اس کے پیغام کو جاننے کی کوشش کرے، تو گویا اس کے حال یا عمل نے اس کے ایمان کے دعوے کی تکذیب کر دی۔

اس آیت کے حاشیے ترجمہ میں مولانا محمود حسن اور مولانا شبیر احمد عثمانی اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"آیت میں اگرچہ مذکور صرف کافروں کا ہے تاہم قرآن کی تصدیق نہ کرنا، اس میں تدبر نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کی تلاوت نہ کرنا، اس کی تصحیح قراءت کی طرف توجہ نہ کرنا، اس سے اعراض کر کے دوسری لغویات یا حقیر چیزوں کی طرف متوجہ ہونا، یہ سب صورتیں درجہ بدرجہ ہجران قرآن کے تحت میں داخل ہو سکتی ہیں۔"

آج اگر ہم اپنی دنیاوی زندگی سنوارنے کے لیے انگریزی زبان میں تو مہارت حاصل کر لیتے ہیں، لیکن قرآن کا مفہوم سمجھنے کے لیے عربی زبان کے بنیادی قواعد سیکھنے کی ضرورت تک محسوس نہیں کرتے۔ پھر سچ بات ہے کہ قرآن پر ہمارے ایمان کے دعوے اور اس کو اللہ کا کلام ماننے کی عملی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ قرآن کے حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کرے۔ اس سلسلے میں عملی تقاضوں کو سمجھے اور ان تقاضوں پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا رہے۔

# گونگے بہروں کی تراویح

اگر ہمیں کسی کی زبان سمجھ میں نہ آئے تو ہم پانچ دس منٹ سے زیادہ وہاں نہیں ٹھہرتے، لیکن تراویح میں اگرچہ کہ نہ امام وحافظوں کی اکثریت عربی سمجھتی ہے اور نہ پیچھے کھڑے نمازی سمجھتے ہیں، لیکن پھر بھی ڈیڑھ دو گھنٹے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ قرآن سے عقیدت اور محبت کا ایک ثبوت ہے۔قرآن کے سننے کا اجر تو یقیناً ملے گا، لیکن قرآن کا اثر کیا ہوا یہ سوچنا ضروری ہے۔ اگر دن بھر کی بھوک پیاس برداشت کر کے افطار میں حلق تک پیٹ بھر لینا، پھر تراویح میں قرآن کا ایک لفظ بھی سمجھے بغیر رسمی عبادت پوری کرلینا اور پھر رات بھر فضولیات میں مشغول ہوجانا ہی عبادت ہے تو یہ طرزِعمل تو دوسری قوموں کا بھی ہے۔ وہ بھی اپنے ہر تیوہار میں رات بھر خوب کھانا، پینا اور بغیر سمجھے بھجن اور JSR کے نعرے بلند کر کے عبادت کا تصوّر کرلیتے ہیں۔ نہ اُدھر کوئی ویدانت یا کرشن کے اشلوک سمجھنے والا ہے جس میں آدھے سے زیادہ توحید کا پیغام موجود ہے، اور نہ اِدھر کوئی قرآن کو سمجھنے والا ہے۔ بس اپنے اپنے پنڈتوں کے پیچھے لوگ چل رہے ہیں، لیکن حقیقی دین یا سچّا دین کون سا ہے، لوگ نہیں سمجھتے۔ بس اپنے اپنے دھرم کی حمیّت یا غیرت ہے جس پر دونوں اڑے ہوئے ہیں، اب اس جنگ میں تو جیت اسی کی ہوگی جو اکثریت میں ہے۔ وہ ہر طرح سے کوشش کرے گا کہ اقلیت کو اکثریت میں شامل ہونے مجبور کرے، ورنہ اس کو بلڈوز کردے۔ رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ قرآن ہی اصل ہدایت ہے جس کو بندہ ہر نماز میں کئی بار اھدنا الصراط المستقیم کہہ کر مانگتا ہے۔ اب جبکہ رب کا فرمان ہے کہ یہی قرآن ہدایت ہے تو کیا وجہ ہے کہ جس امت کو ہدایت عطا کی جاچکی ہے وہی قوم ایسے لگتا ہے کہ سب سے زیادہ گمراہ ہے۔ دراصل قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرنا ہی وہ سب سے بڑا جرم ہے جس کی سزا یہ ہیکہ شرک اپنے پورے زور پر ہے۔ اور توحید کی جس دل میں ذرا سی بھی رمق ہو، اس کو ہمیشہ کے لئے ختم کردینے کے درپہ ہوچکا ہے۔ اب بھی وقت ہے ہم سوچیں کہ اس قرآن کو سمجھنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں۔ قرآن کو صحیح صحیح سمجھنے کا نصاب نہ ہونے کی وجہ سے آج مسلمان اپنی دینی اور دنیاوی پستیوں کے غار میں گر چکے ہیں، اور دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے کے دور دور تک کوئی آثار نہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ایک صحیح نصاب پیش کریں، قرآن کو سمجھنے کی اہمیت پر ایک اہم اور عبرتناک تاریخی واقعہ پیش کرنا چاہیں گے۔ 1920 میں جب شیخ الہند محمود الحسنؒ اسیرِ مالٹا، کالا پانی کی سزا سے رہائی پانے کے بعد لوٹے تھے، دیوبند میں ایک تاریخی جلسہ منعقد کیا گیا، اس میں ہندوستان کے بڑے بڑے علما بشمول اشرف علی تھانویؒ، شبّیر احمد عثمانیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حسین احمد مدنیؒ وغیرہ شامل تھے۔ شیخ الہند نے جو تاریخی خطاب فرمایا تھا اس کے اقتباسات مفتی محمد شفیعؒ نے اپنی کتاب ''وحدتِ امّت'' میں پیش کئے ہیں۔ شیخ الہند نے فرمایا تھا کہ ''چار سال کی قید کے دور میں، میں نے امت کی تباہ حالی پر جتنا غور کیا مجھے دو ہی اسباب نظر آئے۔

ا۔ ہمارا قرآن کو ترک کردینا

۲۔ ہمارے آپسی اختلافات''

حقیقت میں دونوں ایک ہی ہیں۔ مفتی محمد شفیعؒ نے لکھا کہ آپسی اختلافات بھی محض قرآن کو ترک کرنے کے نتیجے میں ہیں۔ مفتی صاحب نے ایک اور مقام پر یہ واقعہ بھی بیان فرمایا ہے کہ مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے اپنی آخری عمر میں ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ''ہم نے ساری زندگی مسلک اور فقہ پر محنت کی، قرآن پر کبھی توجہ نہیں دی''۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ پوری امت قرآن سے بہت دور ہوچکی ہے۔ اگر اس کا ثبوت چاہیئے تو اپنے محلّے یا خاندان میں ایک سروے کیجئے۔ کسی بھی مسجد میں نماز کے بعد باہر نکلنے والے نمازیوں سے ایک سوال پوچھیئے۔ ان میں اکثریت ان نمازیوں کی ہوگی جو پنج وقتہ نمازی ہیں۔ روزے، زکوۃ، حج اور نفل عمروں کی پابندی کرتے ہیں۔ سوال یہ پوچھیئے کہ آپ نے آخری مرتبہ کب قرآن کو لفظ بہ لفظ سمجھنے کی کوشش کی؟ 99% لوگوں کا جواب یہ ہوگا کہ کبھی نہیں کی۔ ہاں درس و تقریروں میں تھوڑا بہت سن لیا۔ ایسا نہیں کہ یہ لوگ قرآن سے بیزار ہیں، اور نہ ان لوگوں نے قرآن ترک کیا ہے۔ پھر بھی وہ کیا وجہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ قرآن کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ ان کی نمازوں، داڑھیوں، ٹوپیوں، برقعوں، اور کسی نہ کسی بزرگ یا جماعت یا سلسلے سے تعلق نے انہیں اتنا مطمئن کردیا ہے کہ وہ تصوّر کرتے ہیں کہ وہ قرآن کو سمجھے بغیر بھی بہت اچھے، سچّے اور پکّے مسلمان ہیں، کیونکہ انہوں نے کبھی علما یا مشائخین کی انگلی نہیں چھوڑی۔ یہاں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ایک ویڈیو میں یہ سوال اٹھایا کہ ''کیا علما نے قرآن کو ترک کیا ہے''۔ پھر انہوں نے ہی اس کا جواب دیا کہ ''بظاہر ایسا لگتا تو نہیں لیکن حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ ان کا پورا زور فقہ اور حدیث پر ہے، قرآن پر نہیں''۔ مشائخین کا بھی پورا زور تصوّف پر ہے، نہ کہ قرآن پر۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی مدرسے کے عالمیت کے نصاب کو دیکھئے۔ اس میں پچاس فیصد فقہ ہوگی، پچیس فیصد علوم حدیث، پھر صرف ونحو، منطق، عربی لٹریچر اور قرآن بمشکل دس فیصد ہوگا جو کہ محض چند سورتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہوگا۔ اسی لئے حفّاظ سے کسی آیت کے معنے و مطالب پوچھیئے، ان کی اکثریت بتانے سے معذور ہے۔ علماومفتیوں کی اکثریت وہ ہے جو فقہ سے متعلق قرآن میں جو تقریباً پانچ سو آیتیں ہیں، ان کے معنی تو وہ فرفر سنا سکتے ہیں، لیکن باقی چھ ہزار سے زیادہ جو آیات ہیں، جن میں ہر شعبہ؟ زندگی سے متعلق رہنمائی ہے، وہ نہیں بتاسکتے۔ عدل وقسط یعنی انصاف قائم کرنے کی اہمیت اور اس کا طریقہ؟ کارکیا ہے، جہاد وقتال کی حقیقی روح کیا ہے، لاخوف علیھم کیا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کی سب سے بڑی سنت یہ ہیکہ انہوں نے انصاف کو قائم کرنے کیلئے ایک طاقتور حکومت دے کر گئے، مسلمانوں کو غلام نہیں چھوڑا کہ وہ باطل سے اپنے جان و مال اور مسجدوں کی حفاظت کے لئے بھیک مانگیں اور اندھے قانون کی دہائی دیتے رہیں۔ آپ ﷺ مکہ میں اکیلے تھے جب یہ سفر شروع ہوا۔ تیرہ سال کی سخت آزمائشوں کے بعد صرف ستّر لوگ ملے جو ہجرت کے لئے تیار ہوئے۔ پھر مدینہ پہنچ کر دو سال بعد 313 ہوئے، پھر دو سال بعد اُحد میں ایک ہزار ہوئے، تبوک میں دس ہزار ہوئے اور حجۃ الوداع میں ایک لاکھ پچیس ہزار۔ ایک سے لے کر ایک لاکھ پچیس ہزار تک یا یہ سفر مکمل قرآن کی ہدایات کی روشنی میں طئے ہوا۔ قرآن نے لوگوں کو نمازی، روزے دار، حاجی، حافظ، اور شاندار تجوید ولہن کے قاری تو بہت بعد میں بنایا، روزِ اوّل سے وہ افراد بنائے جن کو کہا کہ تم سب سے بہترین امت ہو۔ ''کنتم خیر امۃِ''۔ افسوس کہ ہم نے اِس آیت کے اسی حصّے کو لے کر جشن منانے شروع کردیئے ہم سب سے بہترین امت ہیں اور باقی سارے جہنمی، مشرک، اور کفّار ہیں۔ ہم ہی اللہ کے سب سے زیادہ لاڈلے ہیں اس لئے دوزخ کی آگ ہمیں نہیں چھوئے گی لیکن اللہ دوسروں کو پکڑ لے گا۔ اسی خوشی میں ہم غیروں کے بڑے بڑے تیوہاروں کی طرح میلادالنبی، عظمتِ قرآن، محبتِ اہلِ بیت پر رات رات بھر جلسے اور قوالیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ اسی آیت کا اگلا حصہ ''للناس'' ہمارا دائرہِ کار بھی طئے کرتا ہے کہ تم کو صرف اپنے ہم مسلکوں کو جمع کر کے جلسے کرنے نہیں بلکہ للناس یعنی لوگوں کے لئے یعنی پوری انسانیت کے لئے پیدا کیا ہے، للناس میں برہمن، اعلیٰ ذات، ادنیٰ ذات، سِکھ، عیسائی، یہودی سبھی آتے ہیں جن تک تم کو جانا ہے۔ اور کرنا کیا ہے، یہ بات اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے کہ ''تامرون بالمعروف تنھون عن المنکر''، یعنی تم کو جسٹس یعنی عدل وانصف پر مبنی ایک طاقتور حکومت اور بیت المال کرنے کے لئے معروف کا حکم دینا ہے اور منکرات سے روکنا ہے۔ امر کے معنی ہیں حکم دینا۔ حکم وہ دے سکتا ہے جس کے پاس اختیار ہو یعنی Power ہو۔ جس کے پاس پاور نہیں، وہ پاور کے ہاتھوں غلام ہوتا ہے۔ پیغمبر ﷺ کا Powerless ہونے سے Powerful ہونے کا سفر ہے، اور ہر قدم پر یہی قرآن تھی جو پاور تک پہنچنے کے لئے گائیڈ کررہی تھی۔ اگر وہ تمام مراحل کا Revision ہر سال تراویح میں ہوتا رہے تو پھر قرآن کا اصلی حق بھی ادا ہوگا اور یہ لاچار، نہتّی، مظلوم قوم غلامی سے باہر نکلے گی۔ لیکن اس کا طریقہ کار ان پانچ سو فقہ سے متعلق آیات میں نہیں جو علما اور مفتی پڑھ کر سند حاصل کر کے نکلتے ہیں، بلکہ یہ طریقہ کار باقی چھ ہزار سے زائد ان آیتوں میں ہے جن کو مدرسوں کے نصابوں اور حفظ کے مدرسوں نے مکمل نظرانداز کردیا۔ یہ وہ بنیادی غلطی تھی جس کی نشاندہی علامہ اقبال نے یوں کی کہ ''وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہوکر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر''۔ اب بھی اگر قرآن کے تمام احکامات کو Revise کرنے کی اور اپنی اپنی زبان میں سمجھنے کی محنت شروع نہ ہوئی تو دن بہ دن ہم جتنے ذلیل اور شکستہ ہورہے ہیں، اگلے بیس پچیس سال میں کہیں زیادہ ذلیل وخوار ہونے والے ہیں۔ آج تو صرف اجمیر اور حاجی علی جیسی درگاہوں میں پوجا کی اجازت دینے کا مطالبہ ہورہا ہے۔ کل یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسجد کے نیچے سے کوئی شیو نکلے گا اور ہر مسجد میں پوجا کی اجازت پوچھی نہیں جائیگی بلکہ قانون سے حاصل کرلی جائیگی۔ قانون ہمیشہ اکثریت کا چلتا ہے۔ اقلیت کا نہیں۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاوگے اے ہندوستاں والو

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اب آخری سوال یہی ہے کہ قرآن کا اپنی زبان میں Revision کیسے ہو۔ تراویح اس کا بہترین ذریعہ ہوسکتا ہے۔ پارے بھی تیس ہیں اور تراویح بھی تیس۔ ہر روز ایک پارہ Revise ہوسکتا ہے۔ وہ اس طرح سے کہ پہلے آپ افطار میں یہ ڈٹ کر کھانا بند کریں، عورتوں کو افطار کی تیاریوں سے باہر نکالیں۔ کم سے کم کھائیں۔ جتنا خالی پیٹ ہوں گے اتنے مستعد ہوں گے۔ افطار اور نماز کے فوری بعد گھر کے تمام افراد کے ساتھ ایک ایک پارے کو لفظ بہ لفظ سمجھنے کی کوشش کریں۔ پہلا ذریعہ ہے آپ خود۔ اگر آپ تفسیروں کا سہارا لے کر خود ہی ایک ایک آیت سمجھا سکتے ہیں تو سمجھایئے۔ اہم نکات کو لکھوایئے اور ہوم ورک بھی دیجئے۔ یہ آپ خود نہیں کرسکتے تو دوسرا ذریعہ ہے ویڈیو۔ ہر مسلک کے ایسے علما موجود ہیں جن کی تفسیر ویڈیو یا آڈیو میں محفوظ ہے۔ ایک پارہ ہر روز سنئے اور سنوایئے اور اہم نکات نوٹ کروایئے۔ تیسرا ذریعہ ہے آپ کے اطراف ایسے افراد موجود ہیں جو سمجھا سکتے ہیں۔ اگر ایسے کوئی عالم مل جائیں تو سونے پر سہاگہ ہوجائیگا۔ اگر ایسے عالم نہ ہوں تو تب بھی اس دور میں بے شمار کالج اور یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں جن کے قرآن سے شغف، اور دسترس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ان سے استفادہ کیجئے۔ ہاں کچھ مولوی ایسے ہیں جو غیر عالم سے قرآن سننے پر اعتراض کرتے ہیں۔ دراصل یہ صدیوں سے پنڈتوں نے جو دماغ میں بٹھایا تھا کہ دھرم شاستروں کو صرف برہمن ہاتھ لگائے، کسی دوسرے کا ہاتھ لگانے دھرم بھرشٹ ہوجاتا ہے۔ یہی ترکیب ہمارے پنڈتوں نے بھی سیکھ لی۔ اور اپنی دکان بند ہوجانے کے خوف سے غیر عالم کو قرآن کو سمجھانے سے منع کردیا اور یہ تبلیغ کی کہ اگر غیر عالم سے قرآن سمجھنے کی کوشش کروگے تو دین سے گمراہ ہوجاؤگے۔ یہی بات مسجد کی انتظامی کمیٹی کے کم عقل ذمہ داروں کے بھی دماغ میں بٹھادی گئی ہے۔ اسی لئے وہ جمعہ کے خطبہ کے لئے کسی غیر عالم کو منبر پر کھڑا ہونے نہیں دیتے۔ حالانکہ جمعہ کے خطبہ کا مقصد حالاتِ حاضرہ سے واقف کروانا اور دین کی روشنی میں رہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام اِس دور میں عالم سے زیادہ بہتر وہ لوگ کرسکتے ہیں جو MBA ہیں یا ڈاکٹر یا انجینئر یا ایڈوکیٹ یا صحافی وغیرہ ہیں۔

آپ عشا کی نماز تک ایک پارہ Revise کرسکتے ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ گھر کے تمام افراد بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس نشست میں لازمی بیٹھیں۔ ورنہ بوڑھے اور بوڑھیاں تو تراویح پڑھ لیتے ہیں، لیکن نوجوان بیٹے بیٹیاں پوری رات سوشیل میڈیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ اگر ایسے ہی رہا تو یہ قرآن کو سن لینے کا جو آخری دور ہے آپ کے بعد آپ کے خاندان میں یہ بھی باقی نہ رہے گا۔ عشا کے بعد تراویح میں شامل ہوجایئے۔ آٹھ رکعت یا بیس رکعت کی بحث میں مت پڑیئے۔ اس بحث میں آپ کو ڈالا ہی اس لئے جارہا ہے کہ آپ قرآن اور تراویح کے اصلی مقصد سے دور رہیں۔ اگر کوئی حافظ مل جائے تو اپنے گھر پر ہی انتظام کیجئے تاکہ گھر کے تمام افراد اس میں شامل ہوسکیں اور حافظوں کو بھی ان کی سالہا سال کی محنت کا کچھ صلہ مل سکے۔ اس دور میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کو مسجد لانا ممکن نہیں رہا اس لئے گھروں کو مسجد بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

اور اگر گھر پر صرف میاں بیوی ہیں تو یہ انتظام مسجد میں کیجئے۔ کوئی شادی خانہ بھی لیا جاسکتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ لوگ آسکتیہوں، اور وہاں عورتوں کا بھی انتظام ہو۔ ہر چار رکعت کے بعد جتنی قرآن پڑھی گئی اس کی تفسیر کسی اچھے عالم سے یا پھر کوئی تفسیر دیکھ کر پڑھی اور سنی جاسکتی ہے۔ شادی خانے کے مالکان تو اس مہینے میں یوں بھی ایسے کاموں کے لئے کوئی کرایہ نہیں لیتے۔ اس کے بعد خدارا سوجایئے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاضرورت عشا کے بعد جاگنا جائز نہیں ہے۔ اگر جلدی سوجائیں گے تو پھر تہجد میں اٹھ کر قیام اللیل کا لطف لے سکیں گے۔ جو پارہ آپ نے مغرب کے بعد سمجھنے کی کوشش کی تھی، اب تہجد میں اسی پارے کی تلاوت کریں۔ اگر آپ کو حِفظ نہیں ہے تو نماز میں قرآن کو دیکھ کر پڑھیں۔ یہاں بھی کچھ مولوی رخنہ ڈالیں گے اور کہیں گے کہ نماز میں قرآن کو دیکھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ عرب علما بالخصوص سعودی علما کے نزدیک یہ جائز ہے۔ مکہ یا مدینہ میں اگر آپ نے تراویح پڑھی ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ امام کی قرات سنتے ہوئے قرآن میں دیکھتے رہتے ہیں۔ جب آپ خود نماز میں قرآن پڑھتے ہیں تو اس نماز کا لطف کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے اور آپ کا خشوع خضوع یعنی Concentration پورے عروج پر رہتا ہے۔ آخری میں اہم علامہ اقبال ہی کے حوالے اس قرآن کو سمجھنے کے لئے ایک اہم نکتہ دے رہے ہیں۔ علامہ اقبال کے والد اقبال کو یہ نصیحت کرتے تھے کہ قرآن کو اِس طرح پڑھو جیسے قرآن تم پر نازل ہورہا ہے۔ تب آپ کو لگے گا کہ یہ قرآن آج کے حالات میں آپ کی مکمل رہنمائی کررہا ہے۔ یہ آج یعنی 2025 میں نازل ہورہا ہے۔ تب یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ قرآن ایک طرف بلڈوزر والوں سے کیسے مقابلہ کرنا ہے یہ سمجھا رہا ہے، تو دوسری طرف ان تمام دشمنانِ اسلام کے نزدیک کیسے جائیں، کیوں جائیں، کیا پیش کریں، یہ سکھا رہا ہے۔ ایک طرف اپنے خاندانی وراثت کے جھگڑوں کا حل بتا رہا ہے تو دوسری طرف نوجوان نسلوں گمراہی سے باہر نکالنے کے طریقے دکھا رہا ہے۔ اگر قرآن کو آج بھی سمجھنے کی کوشش نہ کی گئی تو ہمارے مولی ملا اور مرشد تم کو قرآن سے مزید دور کر کے صرف فضائلِ رمضان، میلادالنبی، محرم، معجزات اور کرامات کے شعلہ بیان وعظ سنا کر لفافے وصول کرتے رہیں گے، اور تم کو سب سے بہترین امت ہونے کا نشہ پلا کر قوم کو سلاتے رہیں گے۔ اسلام صرف جلسوں اور جلوسوں میں ہی باقی رہ جائیگا۔ امت میں آج جتنے فرقے ہیں ان سے بھی کہیں زیادہ فرقے پیدا ہوجائیں گے۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ کل تک تبلیغ، اہلِ حدیث، بریلوی جمیعۃ العلما سب کی ایک ایک منظّم جماعت تھی، لیکن آج ہر جماعت دھڑوں میں تقسیم ہوچکی ہے، کل یہ دھڑے بے شمار ہوجائیں گے، دشمن آپ کی صفوں میں اتنے مخبر پیدا کردے گا کہ بھائی کو بھائی سے، باپ کو بیٹے سے بھی مخبری کا خوف ہوگا۔ قرآن سے دوری نے آدھی سے زیادہ نوجوان نسل کو دہریت اور دنیا پرستی میں ڈھکیل ہی دیا ہے، کل عجب نہیں کہ پوری قوم بے دینی کے غار میں دفن ہوجائے، جیسے کہ روس، اسپین، چین اور افریقہ کے کئی ممالک میں ہوچکا ہے۔

ڈاکٹر علیم خان فلکی ۔صدر سوشیو ریفارمس سوسائٹی، حیدرآباد

9642571721

# روزہ انسانی فطرت کا ایک اہم حصہ ہے

وسیم احمد

بظاہر روزہ ایک مشکل کام ہے مگر اس سے ایک ایسی روحانی تسکین میسر ہوتی ہے، جس کو ہزاروں میل کا سفر اور زر وزمین قربان کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مشہور فلسفی ومصنف ڈاکٹر مائلس منرو Dr.Myles Munroe کہتے ہیں کہ ''روزہ شعوری طور پر کھانے پینے کی لذت سے کچھ وقت کے لیے

پرہیز کرنے کا ایسا فیصلہ ہے جس سے اعلیٰ روحانی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ روزہ مومن کی زندگی کا فطری حصہ ہے۔ جس طرح ہم مذہبی کتاب (قرآن) کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھنے کی عادت ڈالتے ہیں، اسی طرح ہمیں روزے کی عادت بھی اپنانی چاہیے۔'' روزہ سے ایسی روحانیت نصیب ہوتی ہے جو انسان کو رب کی قربت کی لذت سے آشنا کراتی ہے۔ یہ قربت اس کی عبادتوں اور دعاؤں میں قبولیت کے امکانات کو اس حد تک بڑھادیتی ہے کہ گویا اس کی دعاؤں اور عبادتوں نے شرف قبولیت پالیں۔ دراصل روزہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کے ذہنی انتشار کو سمیٹ کر اس میں ارتکاز کی کیفیت پیدا کرتا ہے جس سے خدا تک رسائی کا راستہ آسان اور جنت کا حصول سہل ہوجاتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ انسان روزے کی حالت میں روحانیت کے جتنے بلند مراتب طے کرسکتا ہے وہ غیر رمضان میں ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اس حالت میں انسان کھانے، پینے وشہوانی لذتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ تینوں ہی چیزیں انسان کے نزدیک بہت ہی مرغوب ہیں، نوع انسان کی خواہشات اسی کے اردگرد گھومتی ہیں، جب ایک آدمی ان مرغوبات کو چھوڑ دیتا ہے تو قدرتی طور پر اس کا عمل دنیا سے بے نیازی اور آخرت کی جستجو کا مظہر بن جاتا ہے۔ خدا کی تلاش میں روزہ دار کا ایثار، غیر منقسم اور کامل انہماکیت کی کیفیت سے سرشار ہوکر اس کے مراتب کو بلندی تک پہنچنے کے سفر کو تیز رفتار بنادیتا ہے۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں اور مخصوص اوقات کے لیے اپنی لذتوں کو تاراج کرتے ہیں، یہاں تک کہ دوست واحباب سے گفتگو کم، ناشائستہ لفظوں سے اجتناب اور تضیع اوقات سے پرہیز کا رویہ اختیار کرلیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے دنیاوی فوائد، نفسانی خواہشات، کاروبار کی مصروفیتوں پر خدا کی رضا کو مقدم رکھا اور اسی کی رضا کی خاطر ہم نے اپنی تمام لذتوں کو ترک کیا اور اتنی مشققتیں کیں۔ چونکہ یہ عمل خالص رضائے الٰہی کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ نے فرمایا ''روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا''۔ یعنی روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ریا، دکھاوا اور دنیاوی مفاد کی آمیزش بالکل نہیں ہے۔ یہ عمل صرف اور صرف اللہ کے لیے ہی انجام دیا گیا ہے اس لیے اس کا بدلہ بھی خود اس (اللہ) کے ہاتھوں سے ملے گا، اور جب اللہ کسی کو بدلہ دیتا ہے تو وہ اپنی شایان شان ہی دیتا ہے جتنا کوئی اور نہیں دے سکتا۔

قرآن میں جہاں جہاں روزہ کا ذکر ہوا ہے، بیشتر جگہوں پر ساتھ میں نماز کا بھی ذکر ہے۔ دونوں میں بڑی لطیف ہم آہنگیت پائی جاتی ہے۔ روزہ ہمارے اندر روحانیت کو جِلا بخشتا ہے جبکہ نماز رب سے ہم کلام ہونے اور دنیا وآخرت کی کامیابی کے لیے دعا مانگنے کا ماحول بناتی ہے۔ نماز ہمیں انفرادی طور پر اللہ سے ہم کلام ہوکر اپنے مقاصد کی تکمیل کا موقع فراہم کرتی ہے جبکہ روزہ اس میں روحانیت کا نور بھرتا ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو روزے کے ساتھ نماز کا ذکر کر کے ہمیں خدا سے ہم کلام ہونے اور مقاصد کی تکمیل کا ایک بہترین موقع مرہون کیا گیا ہے۔ روزہ کا ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دوسروں کی تکلیف سمجھنے اور غریبوں ولاچاروں کے درد کو محسوس کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ایک آدمی نے بھوک کی شدت کو کبھی نہیں آزمایا، اس نے یہ بھی نہیں جانا کہ پیاس کی شدت کیا ہوتی ہے۔ روزہ ایک روزہ دار کے دل میں بھوکوں، پیاسوں اور بے سہاروں کے لیے درد پیدا کرتا ہے۔ یعنی روزہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ ڈاکٹر مائلس منرو کہتے ہیں کہ ''روزہ میں آپ صرف کھانا نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ اس حالت میں آپ کو خدا کی تلاش کے ساتھ ساتھ بندوں کی خوشنودی کی تلاش بھی جاری رہتی ہے۔'' کیونکہ اسی سے آپ نے کسی فاقہ کش کے درد کو سمجھا اور کسی پیاسے کی تکلیف کو محسوس کیا اور جانا کہ بھوک اور پیاس کی اذیت کیا ہوتی ہے۔ یہ احساس آپ کو ان کی مدد کرنے پر اکسائے گا۔ روزہ کا مقصد وزن کم کرنا یا امراض سے خود کو محفوظ رکھنا نہیں ہے۔ روزہ ایک مشق ہے جو بنیادی طور پر روحانی مقاصد کے لیے مشروع کیا گیا ہے۔ اگر آپ کے روزہ رکھنے کا مقصد فٹ اور صحت مند رہنا ہے تو آپ روزہ نہیں رکھ رہے ہیں بلکہ ایک مخصوص طرح کی ورزش کررہے ہیں جو روزے کا مطلوب نہیں ہے۔ روزہ ہمیں روحانیت کی دنیا میں لے جانے کا ایک راستہ ہے نہ کہ جسمانی ساخت کو بہتر اور حسین بنانے کا ذریعہ۔ تاہم روزے سے حاصل ہونے والے جسمانی فائدوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا مگر یہ فروعی اور اضافی فائدے ہیں۔ یہ فائدے روحانیت سے حاصل ہونے والے فائدوں سے بہت کم ہے۔

قرآن میں روزے کے ساتھ نماز کا ذکر خاص طور پر آیا ہے، لہٰذا روزے کے ساتھ نماز کی پابندی لازمی طور پر ہونی چاہئے۔ نماز کے بغیر روزہ رکھنا بھوک ہڑتال جیسا ہے۔ اس سے کچھ ظاہری فائدے تو مل سکتے ہیں، مگر حقیقتاً روزے کی معنویت سے محرومی ملے گی۔ اس معنویت کا حصول تب ہی ہوگا جب آپ اس کو نماز سے مزین کریں گے۔ روزے کی روحانیت میں اضافہ کے لیے نماز کے ساتھ تلاوت قرآن کا بھی اہتمام اعلیٰ پیمانے پر ہونا چاہئے۔ آپ جتنی تلاوت کریں گے روحانی جِلا کے ساتھ ساتھ دماغی قوت وصلاحیتوں میں اتنا ہی اضافہ ہوگا اور تلاوت کے نتیجے میں قدرتی طور پر قرآنی الفاظ ومعانی کا ایک ذخیرہ آپ کے دماغ میں محفوظ ہو جائے گا۔ چونکہ روزے کا مقصد ہی ہے رضائے الٰہی، لہٰذا اللہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کلام کیجئے یعنی قرآن پڑھئے۔ یہ آپ کو رب سے بہت قریب کرے گا۔ روزہ ہمیں اپنی روحانی استعداد بڑھانے کے قابل بناتا ہے اور جسم کو روح کے تابع کر کے نظم وضبط کا عادی بناتا ہے۔ جب تک ہماری روح کا کنٹرول ہمارے جسم پر ہوتا ہے، ہم عبادتوں میں نشاط ومسرت محسوس کرتے ہیں مگر جب جسم، روح پر غالب آجاتا ہے تو اس وقت عبادتوں میں کوتاہی ہونے لگتی ہے۔ اس کوتاہی سے بچنے کے لیے روزہ ایک بہترین ہتھیار ہے۔ روزہ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کے دوران روح، جسم پر اپنا دبدبہ اور کنٹرول رکھتی ہے اور روزہ دار کو شیطانی وسوسوں سے دور، عبادتوں میں منہمک رہنے کی ترغیب دیتی ہے جس کی وجہ سے انسان رب کی زیادہ اطاعت کرنا شروع کردیتا ہے۔ روزہ انسان کو ایسا بنادیتا ہے کہ وہ ہر کام روحانی اشارے کے مطابق کرنے لگتا ہے اور شریعت مطہرہ کے ہر حکم پر عمل کرنا زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے۔ اس کے دل ودماغ میں سکون واطمینان آجاتا ہے، دنیاوی خواہشات کا طوفان تھم جاتا ہے، نفس امارہ کی تیزی وتندی ختم ہوجاتی ہے اور وہ بتدریج خدا کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ کا فرمان ہے ''روزہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے''۔ یعنی روزہ کے ذریعے انسان، شیطانی چالوں کو شکست دے کر اپنی آخرت کو حسین بنا لیتا ہے۔

# میڈیکل آفیسر کے 705 عہدوں کیلئے فارم 11 مارچ تک

## اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (پریس ریلیز) یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) نے کمبائنڈ میڈیکل سروس اکزامنیشن -2025 کے لئے اہل امیدواروں سے درخواست فارم طلب کئے ہیں۔ اس امتحان کے توسط سے میڈیکل آفسر، جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر سمیت 705 عہدوں پر بحالیاں کی جائیں گی۔ ایم بی بی ایس کی ڈگری رکھنے والے امیدوار اس امتحان کے لئے درخواست فارم بھرنے کے اہل ہیں۔ آن لائن درخواست فارم بھرنے کے لئے امیدوار ویب سائٹ https://upsc.gov.in/ https://upsconline.gov.in پر جاکر 12 مارچ تک فارم بھر سکتے ہیں۔ یہ باتیں بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی نے ایم بی بی ایس کی ڈگری رکھنے والے امیدواروں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے مزید جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ امیدواروں کی عمر سنٹرل ہیلتھ سروس کے لئے زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی چاہئے جب کہ دیگر عہدوں کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر 32 سال ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امیدواروں کو ریزروزمرہ کے امیدواروں کو عمر کی حد میں ضابطے کے مطابق چھوٹ دی جائے گی۔ فارم فیس کے طور پر امیدواروں کو 200 روپے ادا کرنے ہوں گے جب کہ ایس سی / ایس ٹی، خواتین اور معذور امیدواروں کے لئے کوئی فیس نہیں ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ طلبا و طالبات ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقابلہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے حوصلہ کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو، آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہوجاتی ہے۔ آپ دل وجان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

# گرین ویلی اکیڈمی رنگینیاں کے سالانہ پروگرام میں مولانا طہ مظاہری کا خطاب

سہرسہ (لطف الرحمن صمدانی علیگ) ضلع کے سمری بختیار پور نگر پریشد حلقہ کے رنگینیاں میں واقع گرین ویلی اکیڈمی میں عظیم الشان سالانہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ استاذ الاساتذہ حافظ و مولانا طہ صاحب مظاہری کی صدارت اور مولانا لطف الرحمن قاسمی کی نظامت میں منعقد اس پروگرام میں گرین ویلی کے بچوں نے ثقافتی پروگرام پیش کر سامعین سے دادتحسین وصول کیے وہیں کچھ بچوں نے انگریزی زبان میں آیات قرآنی اور احادیث رسول کا ترجمہ پیش کر اپنی قابلیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کچھ بچوں نے قرآن کریم کا ناظرہ شروع کیا وہیں کچھ بچوں نے ناظرہ کی تکمیل کی۔ بچوں نے اس مبارک عمل کو گرین ویلی کے سرپرست محترم حافظ طہ صاحب مظاہری کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے انجام دیا۔ اس موقع پر حافظ طہ صاحب کے شاگردوں کی جانب سے انہیں سپاس نامہ پیش کیا گیا، سپاس نامہ کی ورق گردانی موصوف کے شاگرد مفتی جعفر امام نے کی۔ وہیں بچوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ضیاء الدین ندوی، نگر پریشد چیئرمین نمائندہ حسان عالم، ضلع پریشد نمائندہ معروف عالم اور مولانا توقیر عبلم مصباحی نے کہا کہ گرین ویلی اکیڈمی دینی وعصری تعلیم کا حسین سنگم ہے، اس طرح کا نظام خال خال کہیں نظر آتا ہے، بچوں کی قابلیت کا مظاہرہ آج کے پروگرام میں دیکھنے کو ملا، دعاء گو ہوں کہ رب کریم اس اسکول کو مزید ترقیات سے نوازے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں اسکول کی ڈائریکٹر صدف جاسمین۔ پرنسپل۔ احمداللہ رحمانی۔۔۔اساتذہ مولانا محشر ندوی۔ مولانا طارق انور، اسلم سر، دلحسن سر، حنظلہ سر، قاری اشتیاق صاحب، ضیاء الدین سر، آصف سر۔ عائشہ مس، صبا مس، نسرین مس، عشرت مس وغیرہ نے اہم رول ادا کیا۔ اس موقع پر مولانا عرفان عالم، حافظ نیر متین، مولانا عابد حسین، بچوں کے گارجین وغیرہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔

# مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم سونپور میں وسطانیہ کا امتحان خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر

ویشالی، عبدالواحد بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے زیر اہتمام منعقد درجہ وسطانیہ کا امتحان ضلع کے معروف تعلیمی ادارے مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم دودھیلہ سونپور میں نہایت ہی خوشگوار اور پرامن ماحول میں مکمل ہوا۔ امتحان کا آج آخری پرچہ سائنس کا تھا، جسے طلبہ نے نہایت سنجیدگی اور محنت کے ساتھ حل کیا۔ کہیں سے کوئی بدنظمی نہیں دیکھی گئی اس موقع سے پرنسپل قاری شمیم احمد نقشبندی نے بتایا کہ امتحان مرکز پر نظم وضبط کا خاص خیال رکھا گیا تھا، جس سے طلبہ کو کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ مدرسہ انتظامیہ، امتحان ہال کے انچارج اور نگرانی کے فرائض انجام دینے والے اساتذہ نے امتحان کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرانے میں اہم کردار ادا کیا طلبہ نے بھی امتحانی نظم و نسق پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام مضامین کے پرچے نصاب کے مطابق اور متوازن تھے، جس سے انہیں اپنی صلاحیتوں کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کا موقع ملا۔ والدین اور اساتذہ نے بھی مدرسہ انتظامیہ اور بورڈ کے اقدامات کی ستائش کی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ امتحان کے کامیاب انعقاد کے لیے مدرسہ کے اساتذہ، عملہ اور دیگر ذمہ داران نے مکمل مستعدی کے ساتھ فرائض کو انجام دیا ہے۔ جن میں خاص طور سے حافظ فیضان حافظ سراج حافظ عبدالسبحان ماسٹر انور حسین مولانا خدادین رضوی منظری بابا وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں آخر میں امید کی جارہی ہے کہ تمام طلبہ محنت اور لگن کے ساتھ شاندار نتائج حاصل کریں گے، جس سے ان کے تعلیمی سفر میں مزید ترقی کی راہ ہموار ہوگی۔

# یوم ہندی کی طرح یوم اردو بھی منایا جانا چاہئے: النکریتا پانڈے، ڈی ایم

## ضلع اردو زبان سیل، کلکٹریٹ جہان آباد کے زیر اہتمام منعقد فروغ اردو سمینار و مشاعرہ کا انعقاد

جہان آباد (پریس ریلیز) اردو ڈائرکٹوریٹ، محکمہ کابینہ سکریٹریٹ، حکومت بہار، پٹنہ کی ہدایت پر ضلع اردو زبان سیل، کلکٹریٹ جہان آباد کے زیر اہتمام عبدالباری ٹاؤن ہال میں فروغ اردو سمینار، مشاعرہ اور اردو عمل گاہ ضلع مجسٹریٹ، جہان آباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا افتتاح محترمہ النکریتا پانڈے ضلع مجسٹریٹ، جہان آباد اور اسٹیج پر تشریف فرما معزز شخصیات کے ہاتھوں شمع افروزی کے ذریعہ ہوا۔ تقریب کے آغاز میں محمد نیاز، ترجمہ افسر بشمول انچارج افسر ضلع اردو زبان سیل، کلکٹریٹ جہان آباد نے محترمہ النکریتا پانڈے، ضلع مجسٹریٹ، جناب برجیش کمار ایڈیشنل کلکٹر، ڈی ڈی سی جہان آباد اور ایس ڈی او جہان آباد کا والہانہ خیر مقدم کیا اور اپنی مصروفیات کے باوجود پروگرام میں اپنا قیمتی وقت دینے کے لئے ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے تمام مہمانان ومحبان اردو کا بھی دل سے استقبال کیا۔ تقریب سے ضلع مجسٹریٹ النکریتا پانڈے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو میٹھی اور پیاری زبان ہے۔ یہ گنگا جمنی تہذیب کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی دیوس کی طرح اردو دیوس (یوم اردو) بھی دھوم دھام سے منایا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اردو بہار کی دوسری سرکاری زبان ہے۔ اس زبان فروغ کے لئے ضلع جہان آباد میں مستعدی اور پابندی سے کام ہو رہے ہیں۔ ایس ڈی او جہان آباد اور ایڈیشنل کلکٹر جہان آباد نے مشترکہ طور پر اپنے خطاب میں کہا کہ اردو زبان بہت ہی شیریں اور میٹھی زبان ہے۔ اس زبان کو کسی خاص مذہب سے جوڑنا درست نہیں۔ اس سے قبل کائنات انٹرنیشنل اسکول اور جامعہ کائنات کے مدرسہ کے طالب علموں کے ذریعہ ثقافتی پروگرام بھی پیش کیا گیا جسے تمام لوگوں نے کافی پسند کیا۔ نئی تعلیمی پالیسی اور اردو کا مستقبل کے موضوع پر ڈاکٹر عمران ارشد، ڈاکٹر یاسمین بانو اور پروفیسر غلام اصدق نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ جب کہ سرکاری سطح پر اردو زبان کے عملی نفاذ میں درپیش مسائل کے موضوع پر مندوبین کی حیثیت سے ڈاکٹر محمود عالم، تمکین زہرا اور محمد عابد حسین نے اپنے اپنے خیالات پیش کئے۔ اس کے بعد ''اردو کے فروغ میں نئی نسلوں کی اہمیت'' کے موضوع پر صدف پروین، محمد منصور اختر، محمد کامران، پائل کماری اور ناز بانو نے اپنی کاوشیں پیش کیں۔ پائل کماری کی پیش کش کو لوگوں نے کافی تعریف کی۔ پروگرام کے دوسرے اجلاس میں مشاعرہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ مشاعرہ میں محمد شاہ عزیز عالم، ظفر امام کاکوی، وصی احمد طالب، حسنین دیوانہ، ڈاکٹر حلیم اختر، شاہین اختر، مکرم ہاشمی، ساوتری سمن، ڈاکٹر انور حسین وغیرہ نے اپنی شاعری سے سامعین کو محظوظ کیا اور داد تحسین وصول کئے۔ افتتاحی اجلاس میں شمع افروزی سے قبل محب اردو مجاہد آزادی اور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے سرفراز مرحوم لطیف شمسی کی روح کی تسکین کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ پروگرام کے پہلے اجلاس میں النکریتا پانڈے، ضلع مجسٹریٹ، جہان آباد کے ہاتھوں سماجی شعبے میں بہترین خدمات کے لئے محمد علی سلیم ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، اے این ایس کالج، جہان آباد اور ادبی خدمات کے لئے ظفر امام ظفر کاکوی کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع اردو نامہ کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ تقریب کی نظامت شکیل احمد کاکوی نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرانے میں غلام اصدق صاحب کا بھرپور تعاون رہا۔ ان کے مشورے اور رہنمائی سے پروگرام بے حد کامیاب رہا۔ جہان آباد ضلع میں مامور ہمارے اردو عملے ڈاکٹر ریحانہ خاتون، شخاوت علی انصاری، شائستہ خانم، رنجن کمار، محمد شمیم، روحی بانو، مرشدہ آرا، ملکہ پروین، مرزا شمیم انور بیگ، محمد کلام الدین وغیرہ کی محنت اور سرگرمیاں بھی لائق ستائش رہیں۔ جناب محمد نیاز ترجمہ افسر بشمول انچارج افسر ضلع اردو زبان سیل، جہان آباد نے کہا کہ پروگرام میں شریک تمام محبان اردو، اساتذہ، طلبا وغیرہ کا ضلع اردو زبان سیل جہان آباد مشکور وممنون ہے جن کی شرکت سے پروگرام کامیاب رہا۔

# محکمہ ٹرانسپورٹ کا جائزہ اجلاس اختتام پذیر

کشن گنج نجم الحسنین ذکی

محکمہ ٹرانسپورٹ کی ایک جائزہ میٹنگ ضلع افسر شری وشال راج کی صدارت میں دفتر میں طلب کی گئی۔ میٹنگ میں ضلع ٹرانسپورٹ افسر نے بتایا کہ چیف منسٹر گرام پریواہن یوجنا کے تحت 11ویں مرحلے میں موصول ہونے والی درخواستوں میں سے کل 78 درخواستوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ چیف منسٹر بلاک ٹرانسپورٹ اسکیم کے تحت حاصل کردہ ہدف 42 ہے جس میں سے 36 مستفیدین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے مالی سال 2024-25 میں 4600 لاکھ روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جس میں 3262.87 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ 2022-01-01 سے 2025-02-28 تک I-RAD میں 246 اور e-DAR میں 114 مقدمات درج ہیں۔ کشن گنج ضلع میں 64 ہٹ اینڈ رن کیسز میں سے 52 کیس جی آئی سی کو بھیجے گئے ہیں، 8ویں مرحلے کے لیے بس اسٹاپ کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔ ڈرائیونگ لائسنس کے لیے کل 35 درخواستیں اور رجسٹریشن کارڈ کے لیے کل 31 درخواستیں زیر التوا ہیں۔ چیف منسٹرای کمپلائنس میں کوئی درخواست زیر التوا نہیں ہے۔ محکمہ کی زیادہ سے زیادہ توجہ فارم 7 کے اندراجات پر ہے۔ ضلعی افسر نے تمام زیر التوا کام جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ میٹنگ میں ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ آفیسر، اے ڈی ٹی او، مائننگ آفیسر اور تھانہ صدر کے ساتھ دیگر عملہ بھی وی سی کے ذریعے منسلک تھا۔

# ای رکشہ الٹنے سے افراتفری

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

جمعہ کی صبح سید پور نالے کی صفائی کے بعد سڑک پر موجود گاد کی وجہ سے ایک ای رکشہ الٹ گیا جس پر سوار لوگوں نے کسی طرح چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی۔ اس سے افراتفری مچ گئی، مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ نالے کی صفائی کے بعد سڑک پر گاد پڑنے سے ہزاروں لوگوں کی آمدورفت میں مشکلات کا سامنا ہے۔ بعض مقامات پر سڑک بھی خستہ حال ہے۔ ہیوی پوکلین مشین سے نالے کی صفائی کی وجہ سے بھی سڑک میں شگاف پڑ رہے ہیں۔ لوگ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر یہاں سے آتے جاتے ہیں۔ دونوں طرف ہائی وولٹیج کی تار بھی ہے۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ نالے کی صفائی کے بعد فوری طور پر گاد کو ہٹا کر چھوٹی پوکلن مشین سے صاف کیا جائے۔

# بچوں کو کھیل اور موسیقی کے ساتھ ساتھ پڑھائی پر بھی توجہ دینی چاہیے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

آرین گارڈن، سلطان گنج میں جیوتی ششونکیتن اور ٹاؤن ہائی اسکول کا 48 واں یوم تاسیس منایا گیا۔ جس کا افتتاح میئر سیتا ساہو اور اسکول کے بانی بیجولال داس نے چراغ جلا کر کیا۔ جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر موجود ایم ایل اے ارون سنہا نے بچوں سے گانوں اور موسیقی کے ساتھ ساتھ لگن سے مطالعہ کرنے کو کہا۔ تب ہی آپ کو کامیابی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ بچے ملک کا مستقبل ہیں۔ ان کی تعلیم ضروری ہے۔ بانی بیجولال داس نے کہا کہ یہ اسکول بہت پرانا ہے۔ 50 واں یوم تاسیس 2027 میں منایا جائے گا۔ سکول میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ بچوں کی ارتکاز اور ذہنی نشوونما کے لیے اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ ان میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو نکھارا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو آؤٹ ڈور اور ان ڈور کھیلوں کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ انہوں نے مارچ تک اسکول میں مفت داخلہ کا اعلان کیا۔ اس موقع پر بچوں نے فلمی گانوں پر سولو، ڈوئٹ اور گروپ ڈانس پیش کیا اور مہمانوں سمیت موجود لوگوں کو دل موہ لیا۔ خوشی کماری، تانیا، علیشا، پروین، انعم، امرین جہاں، سپریا، پنکھوری، بشریٰ، انکیتا، عالیہ اور عرفان نے رنگ برنگے کپڑوں میں قوالی، ڈانس اور فیشن شو پیش کر کے لوگوں کو محظوظ کیا۔ نیپال سے آئے جادوگر نے ایک کے بعد ایک کرشماتی کرتب دکھا کر لوگوں سے داد وصول کی۔ آخر میں اسکول سکریٹری منجو داس، پرنسپل خوشنودی بانو، سونی ورمن اور مہمان خصوصی سشیلا کماری نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے شرکاء کو میڈل اور مومنٹس دے کر اعزاز سے نوازا۔ گنیش کمار نے شکریہ کا کلمہ پیش کیا۔

# ستر ادھر کے ڈرامے مینو نے سامعین کو گدگدایا۔ مینو ڈرامے میں نوجوانی کے تنازعات پر روشنی ڈالی گئی

کھگول (شعیب قریشی) مشہور تھیٹر آرگنائزیشن ستر ادھر کے زیر اہتمام وزارت ثقافت حکومت ہند کے تعاون سے گرودیو ابندرناتھ ٹیگور کی لکھی کہانی کمپات پر مبنی ہندی ڈرامہ مینو سینئر تھیٹر آرٹسٹ نواب عالم کی ہدایت کاری میں مقامی این میں پیش کیا گیا۔ یہ سی گھوش کمیونٹی ہال، دانا پور میں منعقد ہوا۔ مینو ڈرامہ گاؤں کی ایک معصوم لڑکی کے گرد گھومتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد بھی اس کا بچکانہ پن برقرار ہے اور اسی گاؤں کے ایک نوجوان اپوروا سے شادی کے بعد بھی وہ بچوں میں گھری رہتی ہے۔ سسرال آنے کے بعد بھی وہ بچوں جیسا سلوک کرتی رہتی ہے۔ اس کی ساس کو اس کا یہ سلوک پسند نہیں ہے۔ اس بات پر ماں اور بیٹے کے درمیان جھگڑا شروع ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے بیٹا اپوروا سے اس کے والدین کے گھر چھوڑ کر شہر چلا جاتا ہے۔ دونوں کو جدائی کا درد سہنا پڑتا ہے اور پھر اچانک ......انیشا کماری، شٹی بھوشن کمار، کریتی جیوتسنا رتنیش کمار، نیہا، شیوم، امیت کمار، دیپک کمار گپتا اور سدھیر کمار نے ڈرامے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پریزنٹیشن کنٹرولر ذیشان عالم، لائٹ کوآرڈینیشن ارون سنگھ اور اسٹیج ڈیزائن سنجیت کمار گپتا تھیٹر کی کہانی کے بہاؤ میں مددگار ثابت ہوئے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی سینئر تھیٹر آرٹسٹ / ڈائریکٹر اور آرگنائزر ابھے سنہا کو فن کے میدان میں ان کی نمایاں خدمات کے لیے باوقار ستر ادھر سمان -2024 پیش کیا گیا۔ تھیٹر پرفارمنس سے پہلے پروگرام کا افتتاح سابق مرکزی وزیر مملکت رام کرپال یادو نے چراغ جلا کر کیا۔ دیناناتھ پرساد یادو بطور مہمان خصوصی، مہمان خصوصی جگ جیون سنگھ، مشہور سماجی کارکن محمد۔ اس موقع پر سہیل فاروقی شاعر، ڈائریکٹر ابھے سنگھا، ریلوے ہائی اسکول دینیشور کے پرنسپل سنجو یادو، سدھا ڈیری پروجیکٹ کے مینجنگ ڈائریکٹر روپیش جھا موجود تھے۔ اپنے افتتاحی خطاب میں رام کرپال یادو نے کہا کہ ستر ادھر تھیٹر کے میدان میں بہت ہی قابل ستائش کام کر رہے ہیں۔ یہ اپنی تھیٹر پریزنٹیشنز کے ذریعے ریاست اور ملک کے ورثے اور ثقافت کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ مہمان خصوصی اور تھیٹر آرٹسٹ ابھے سنگھا نے کہا کہ ستر ادھر نہ صرف شہری بلکہ دیہی فنکاروں کو ورکشاپ میں تربیت فراہم کر کے ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں مصروف ہے۔ تنظیم سوتر دھر کے جنرل سکریٹری نواب عالم نے مہمانوں کو شال، گلدستے اور یادگاری نشانات پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ مہمانوں اور سامعین کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ سب کے تعاون سے ستر ادھر نے سماجی تبدیلی لانے، سماجی اتحاد اور بھائی چارہ قائم کرنے اور سماج میں بیداری کا پیغام دینے کے لیے اپنی شاندار پیشکشوں کے ساتھ چار دہائیوں سے زیادہ کا سفر طے کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ ڈرامہ 30 روزہ تھیٹر ورکشاپ میں تیار کیا گیا تھا۔ ورکشاپ کے ڈائریکٹر دیپک کمار گپتا اور انچارج رتنیش کمار تھے۔ پروگرام کو آرڈینیٹر ذیشان عالم، اسٹیج انچارج نشانت کمار اور ان کے ساتھ آصف حسن، روشن کمار وغیرہ شریک تھے۔ اسٹیج کی نظامت بورڈ آف کلچرل ایسوسی ایشن کے سکریٹری اور سینئر تھیٹر آرٹسٹ ارون سنگھ نے کی۔ اس موقع پر شتروگھنا کمار، آستانند سنگھ، محمد صادق، پروفیسر پرسید کمار اور کئی دیگر معززین سمیت ہزاروں تماشائی موجود تھے۔

# فالگن سودی اماوسیہ پر، دادی جی کو دیوی زیور سے آراستہ کیا گیا، لوگ بھجنوں پر رقص کرتے رہے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

شری دادی جی بھکت منڈل اور شری نارائنی مہیلا منڈل کے مشترکہ زیر اہتمام فالگن سودی اماوسیہ کے موقع پر ایک روزہ اجتماعی منگل پاٹھ اور پھولوں کی ہولی کھیلی گئی۔ اس سے پہلے آچاریہ لکھن شاستری کی نگرانی میں شری دادی جی کی شاندار اور مافوق الفطرت سجاوٹ کی گئی اور کھیر اور پوا پرساد پیش کیا گیا۔ چیف میزبان بیتا گوئنکا اور سنگیتا سلطانیہ نے دادی جی کی پوجا کی۔ جبکہ دادی جی کے اجتماعی منگل پاٹھ کو کویتا پودار اور روپا پودار نے آواز دی۔ اس موقع پر 151 خواتین نے منگل پاٹھ کا ورد کیا۔ منگل پاٹھ کے بیچ میں ہولی میں گلال اڑ گیا، دادی جان، رنگوں سے اپنا تھیلا بھر وا اور گلال اپنے مندر میں، بھکت بجنوں پر رقص کرتے رہے وغیرہ۔ تقریب کے لیے مندر کے احاطے کو پتنگوں اور فانوسوں سے پرکشش انداز میں سجایا گیا تھا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں راما بھارتیہ، ونیتا ڈوکانیہ، منجو جھنجھن والا، چندر پرکاش جھنجھن والا، پرمود کسیرا، سنجیو دیوڑا، پپو مودی، روی گوئنکا، رویندر کیسرا، اشوک جھنجھن والا سرگرم رہے۔

# شریمد بھاگوت کتھا کے اختتام پر ایک غیر منقطع دعوت کا اہتمام کیا گیا، لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوئے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

ٹھاکر باڑی مہندی گنج جھنگڑی ہاٹ میں واقع ہے۔ شری رام جانکی مندر میں نصب مورتی پہلی برسی کے موقع پر سات روزہ شریمد بھاگوت کتھا کا اہتمام کیا گیا۔ میوزیکل شریماد بھاگوت سپتاہ گیان یگنا میں، موسیقی کی کہانی کتھا ویاس، انتہائی قابل احترام سادھوی شری گوپیکا جی نے سنائی تھی۔ اس کی تکمیل پر، جمعہ کو ہون اور پورنا ہوتی کے بعد، مہنت آنند بھگت کی طرف سے ایک بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں رات گئے تک ہزاروں لوگوں نے پرساد حاصل کیا۔ پرنامی مندر کے پجاری سکھ دیو جی مہاراج، ایکتا بھگت، منا پرساد، رندھیر رائے، لال دیو یادو، بندیشور یادو، کرو، پنٹو، وکی، رنجن، چندن، انوراگ مشرا، اور نوال کشور اس تقریب میں سرگرم تھے۔

# سائنس ڈے پر کوئز مقابلہ کشن کمار اور کرونا شنکر کی جوڑی پہلے نمبر پر رہی

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

سائنس ڈے کے موقع پر گورنمنٹ پولی ٹیکنیک گلزار باغ میں پروگرام منعقد کیے گئے۔ جس میں سائنس کوئز اور پروجیکٹ پر مقابلہ منعقد کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے علاوہ پٹنہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر راس بہاری پرساد سنگھ، پنجاب یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سندیپ کمار گرگ، گلزار باغ پولی ٹیکنک کے ڈاکٹر ونے کمار، ڈاکٹر راکیش رنجن اور دیگر بھی موجود تھے۔ سائنس ڈے کی اہمیت پر غور کریں۔ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر بھگوان سنگھ نے تقریب کی صدارت کی۔ مقابلے کے اختتام پر جیتنے والے شرکاء کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ کشن کمار اور کرونا شنکر کی جوڑی نے سائنس کوئز میں پہلا مقام حاصل کیا۔ وہیں انشو کمار اور ساحل کی جوڑی کی جانب سے پیش کیے گئے پراجیکٹ کو لوگوں نے بے حد پسند کیا۔ پروگرام کی نظامت شعبہ پرنٹنگ ٹیکنالوجی کے سربراہ ویر بہادر سنگھ، ڈاکٹر منی اگروال اور سائنس شعبہ کی ڈاکٹر بے بی ساریکا نے کی۔

# پاراڈائز پبلک اسکول" جہانگیر نگر کے طلبہ اور طالبات نے سائنس ڈے جوش وخروش کے ساتھ منایا

## دُنیا بھر میں روزانہ لاکھوں افراد فضائی آلودگی سے متاثر ہوکر مختلف امراض کا شکار ہورہے ہیں: -محمد پرویز عالم

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) ارریہ ضلع ہیڈ کوارٹر سے ایک کلومیٹر کے فاصلے اور قومی شاہراہ این ایچ 27/ پرواقع تعلیمی وتربیتی ادارہ پارہ ڈائز پبلک اسکول جہانگیر نگر کے طلبہ اور طالبات نے گزشتہ کل سائنس دے کے موقع پر سائنس ڈے بڑے جوش وخروس کے ساتھ منایا اس موقع پر بچوں نے مختلف

سائنس ایگزیبیشن (سائنس کی نمائش) کے ذریعہ اپنی سائنسی معلومات کا مظاہرہ کیا اور پورے جوش وخروش کے ساتھ اپنی سائنسی نمائش کے سامنے کھڑے ہوکر آنے والے تمام مہمانانوں کا استقبال کرتے ہوئے انہیں سائنسی نمائشوں کی جانکاریاں دیں، جسے مہمان نے بے حد پسند کیا اور بچوں کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے اسے لائق تحسین اور قابل ستائش بتایا۔ اس موقع پر سائنسی نمائش میلے کے مہمانِ خصوصی اور ہندی صحافی قمر عالم نے سائنس کے فوائد پر بولتے ہوئے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی انسانوں کی ترقی کی بنیاد رہی ہیں، جنہوں نے معاشروں کو جدید بنایا اور زندگی کے معیار کو بہتر کیا ہے، سائنس کی جدتوں سے حاصل ہونے والے فوائد طبی دریافتوں سے لے کر گلوبل ویلج کو جوڑنے والی ٹیکنالوجیز تک گہرے اور دوررس ہیں۔ تاہم یہی جدتیں جو انسانی صلاحیتوں کو اُٹھا سکتی ہیں، کبھی کبھار غیر متوقع نتائج بھی پیدا کرسکتی ہیں، جیسے کہ ہیروشیما کے واقعات نے دکھایا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسانی وجود کے جوہر کو تبدیل کردیا ہے۔ طبی سائنس میں ترقیوں نے ویکسینز اینٹی بایوٹکس اور علاج فراہم کیے ہیں جنہوں نے لاکھوں کی جان بچائی۔ زرعی جدتوں نے خوراک کی سکیورٹی کو بہتر بنایا ہے اور پیداوار میں اضافہ کیا ہے۔ تکنیکی ترقیات نے رابطے کو تبدیل کردیا ہے، جو اب پلک جھپکتے میں پوری دنیا تک پہنچ سکتا ہے جبکہ اسکول کے ڈائریکٹر ایڈوکیٹ محمد پرویز عالم نے سب سے پہلے تمام مہمانوں اور گارجین حضرات کا شاندار خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا اور پھر انہیں اور موجود تمام طلبہ اور طالبات کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس روئے زمیں میں آلودگی پیدا کرنے والے عوامل قدرتی بھی ہوتے ہیں اور انسان کے اپنے پیدا کردہ بھی۔ اگر ہم قدرتی عوامل کی بات کریں، تو اس کی بڑی مثال آتش فشاں پہاڑ ہیں، جن کے پھٹنے پر دھواں اور راکھ ماحول آلودہ کردیتے ہیں، جب کہ انسان کے پیدا کردہ محرکات کی تو ایک طویل فہرست ہے آپ نے آگے کہا کہ یہ ماحولیاتی آلودگی نہ صرف امراض میں اضافے کا سبب بن رہی ہے، بلکہ جسم کا دفاعی نظام بھی بُری طرح متاثر کررہی ہے۔ آلودگی کی کئی اقسام ہیں، جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ہماری زندگیوں میں منفی کردار ادا کرتی ہیں۔ فضائی آلودگی کی تمام اقسام میں سب سے خطرناک فضائی آلودگی ہے، جس نے ہر جان دار کو اپنے شکنجے میں لے رکھا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دُنیا بھر میں روزانہ لاکھوں افراد فضائی آلودگی سے متاثر ہوکر مختلف امراض کا شکار ہورہے ہیں۔ ان عوارض میں سانس کی نالیوں کی سوزش، دَمہ، سینے کا انفیکشن، دِل کے امراض، بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک، انجائنا اور فالج کا حملہ وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ فضائی آلودگی کے کئی اسباب ہیں۔ مثلاً کوئلہ، لکڑی، تیل یا قدرتی گیس جلانے سے نکلنے والا دھواں، جنگلات میں آگ لگنا، صنعتی شعبہ جات میں استعمال ہونے والے مختلف فوسل فیولز (Fossil fuels)، اینٹوں کے بھٹّے، چمنیوں اور راکھ پیدا کرنے والی فیکٹریوں سے اُٹھتا دھواں، ردّی، ناکارہ اشیاء جلانے، پُرانی عمارتیں گرانے اور نئی تعمیرات کا عمل وغیرہ شامل ہیں۔ آخر میں ڈائریکٹر ایڈوکیٹ محمد پرویز عالم نے تمام مہمانوں، گارجین حضرات اور تمام اساتذۂ کرام اور طلبہ وطالبات کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر اسکول کے تمام اساتذہ اور معلمات موجود تھے۔

# ۱۸ لاکھ میں صغریٰ ہائی اسکول کی بدل گئی صورت، مین گیٹ کا چیئرمین نے کیا افتتاح

بہار شریف (محمد آفتاب) نالندہ ضلع ہیڈ کوارٹر بہار شریف کا مشہور ومعروف تعلیمی ادارہ اور 110 سال کی پرانی صغریٰ پلس ٹو ہائی اسکول کی مین گیٹ کا افتتاح بہار سنی وقف بورڈ کے چیئرمین حاجی محمد ارشاد اللہ، مخدوم جہاں کے سجادہ نشین کم صغریٰ وقف اسٹیٹ کے صدر سید شاہ سیف الدین فردوسی، نائب صدر کم پلس ٹو ہائی اسکول کے صدر سلطان انصاری، سیکرٹری محمد آفتاب عالم، پرنسپل شاہینہ ناز، متولی ڈاکٹر مختار الحق، نائب اول چھوٹن بہاری، صغریٰ کالج کے سیکریٹری ایم بی شہاب الدین ایڈوکیٹ وغیرہ نے مسترکہ طور پر ریون کاٹ کر کیا گیا۔ اس موقع پر بہار ریاستی سنی وقف بورڈ کے چیئرمین حاجی ارشاد اللہ نے کہا کہ صغریٰ پلس ٹو ہائی اسکول اب ایک نئے روپ اور خوبصورت انداز میں نظر آرہا ہے جہاں پہلے اسکول کی عمارت خستہ حال تھا مگر آج مین گیٹ سے لیکر پوری اسکول کی عمارت ایک خوبصورت نظارہ پیش کررہی ہے۔ یہ سب کام اسکول انتظامیہ اور صغریٰ وقف اسٹیٹ کے عہدے دران وممبران کی بہتر کارکردگی کے سبب ہوا ہے۔ ارشاد اللہ نے کہا کہ ریاشتی حکومت اردو کی فروغ سے

لے کر اردو کے تمام اسکولوں پر پوری توجہ کے ساتھ ترقیاتی کاموں کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے نتیش حکومت کی جم کر تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بہار کی پہلی ایسی حکومت ہے جنہوں نے مسلم طلباء کے لیے مفت کوچنگ و رہنے کھانے پینے کے ساتھ ساتھ کئی طرح کے اسکیم کو نافذ کیا ہے۔ اسکول صدر محمد سلطان انصاری اور سکریٹری محمد آفتاب عالم کی بہتر کارکردگی کے لیے مبارکباد پیش کی۔ جنہوں نے اسکول کی تقدیر اور تصویر دونوں ہی بدل دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچے بچیوں کی کثیر تعداد کو دیکھ کر آج بہت ہی خوشی محسوس ہورہی ہے ہماری بچیاں بھی تعلیمی میدان میں کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اور مسلم سماج میں تعلیم پر زیادہ توجہ دینے کی بات کہی۔ مزید انہوں نے کہا کہ بھوکے اور پرانے کپڑے پہن کر پہلے تعلیم حاصل کریں۔ علم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دولت نہیں ہے علم کے بغیر انسان ایک پتھر کے مانند ہے۔ تعلیم ایک ایسی دولت ہے جو نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ کوئی چرا سکتا ہے۔ اس موقع پر اسکول احاطے میں جلسہ سیرت النبی کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں موجود اسکول کے طالب علم کے علاوہ اساتذہ اور دیگر لوگوں سے سید سیف الدین فردوسی نے اپنے تقریر میں کہا کہ محمد ﷺ نے سب سے زیادہ علم حاصل کرنے پر لوگوں کو متوجہ کیا تھا اور علم کو حاصل کرنے کے لیے سبھی طرح کے اقدامات کرنے کی بات کہی تھی۔ اس موقع پر ڈپٹی میئر کے نمائندہ دانش ملک، نائب اول چھوٹن بہاری، ممبرانوں میں جاوید قریشی، رومی خان، محمد قدوس، لڈن ملک، منا ملک کے علاوہ صغریٰ وقف اسٹیٹ سے متعلق سبھی ادارے کے لوگ موجود تھے۔

## امام حسین کے بانی سید جلیل حسین صاحب کو پیغامِ الصلوٰۃ دینے کے لیے ایک اجتماع منعقد ہو

رتلام حسین ٹیکری، مدھیہ پردیش، جاورہ اج خان زہرا میں آل انڈیا انجمن تبلیغ امام حسین کے بانی سید جلیل حسین صاحب کو پیغامِ الصلوٰۃ دینے کے لیے ایک اجتماع منعقد ہوا، جس کو مولانا امیر حیدر صاحب قبلہ نے آفتابِ کتاب میں سنایا

## پٹنہ کے گاندھی میدان میں 2 مارچ کو ہونے والی بدلو بہار مہاجوتن ریلی کی تیاری میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ-لیننسٹ) کی دھنار وا بلاک کمیٹی کی میٹنگ موریاواں میں 27 فروری کو منعقد ہوئی

پٹنہ کے گاندھی میدان میں 2 مارچ کو ہونے والی بدلو بہار مہاجوتن ریلی کی تیاری میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ-لیننسٹ) کی دھنار وا بلاک کمیٹی کی میٹنگ موریاواں میں 27 فروری کو منعقد ہوئی۔ ضلع سکریٹری کامریڈ امر، کامریڈ اکلو پاسوان، کامریڈ وریندر پرساد، کامریڈ شری بھگوان پاسوان، کامریڈ نرنجن ورما، کامریڈ خورشید انصاری، کامریڈ جتیندر رام، کامریڈ رام جیون پاسوان، کامریڈ رنجے بینا، کامریڈ سدھیشور، کامریڈ دیشور، کامریڈ دیشور، کامریڈ دیشوراپ سمیت درجنوں ممبران مانجھی وغیرہ نے

میٹنگ میں شرکت کی اور بتایا کہ دھنر وا بلاک کے 3000 سے زیادہ لوگ اس ریلی میں شرکت کریں گے جس میں باورچی، آنگن واڑی صفائی کارکنان اور دلت غریب اپنے مطالبات اور بینر لے کر شرکت کریں گے، آج نتیش حکومت پوری طرح سے بی جے پی کے فسطائیت پرستوں کی گود میں چلی گئی ہے۔ نتیش کمار 20 سال سے غریبوں کو دھوکہ دے رہے ہیں، اس لیے عوام نتیش حکومت کو شکست دیں گے۔

## بہار کو فٹ بنانے کے لیے سابق آئی پی ایس شیودیپ لانڈے بھاگیں گے۔ ہم نے اپنے جسم سے صرف خاکی نکالا ہے، ہماری جلد بھی خاکی ہوگئی ہے

پٹنہ میں اصلی سنگھم گرجا شیودیپ لانڈے فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جمعہ کو ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ پریس کانفرنس کو فاؤنڈیشن کے ٹرسٹیز ممتا شیودیپ لانڈے اور منجیت وشال نے خطاب کیا۔ مذکورہ پریس کانفرنس میں بہار کے آئی پی ایس اور یوتھ آئیکن شیودیپ لانڈے مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ آئی پی ایس شیودیپ لانڈے، جو ملک بھر میں مشہور ہیں، نوجوانوں میں ان کی بہت زیادہ مداح ہیں۔ استعفیٰ کے بعد شیودیپ لانڈے کے مستقبل کے منصوبوں کو لے کر پچھلے کئی مہینوں سے قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں۔ یہ مسئلہ انتظامی دفاتر سے لے کر سیاسی گلیاروں تک موضوع بحث بن گیا ہے۔ شیودیپ لانڈے نے خود جمعہ کو منعقدہ پریس کانفرنس سے

خطاب کیا اور تمام افواہوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بہار میری کرما بھومی ہے اور بہار نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ مجھے بہار سے ملک گیر شہرت ملی۔ بہار میرا گھر ہے اور مجھے یہاں سے بہت کچھ ملا ہے۔ یہاں کے نوجوانوں نے مجھے بے پناہ پیار دیا ہے لیکن جب بھی میں ان کو دیکھتا ہوں مجھے لگتا ہے کہ مجھے بھی ان نوجوانوں کے ساتھ مل کر کچھ کرنا پڑے گا۔ یہاں کے نوجوانوں میں زبردست توانائی ہے۔ ان کے پاس طاقت ہے کہ اگر وہ فیصلہ کرلیں تو چند سالوں میں اس جگہ کا چہرہ بدل سکتے ہیں۔ نوجوانوں کی صحیح رہنمائی اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے مجھے ان کے درمیان رہنا پڑا اور اس کے لیے میں نے استعفیٰ دینا مناسب سمجھا۔ شیودیپ لانڈے نے اپنے خطاب میں مزید کہا، میں استعفیٰ دینے کے بعد ہی نوجوانوں اور اپنے بہار کے لیے صحیح وقت نکال پاتا۔ ان نوجوانوں کے درمیان رہنے اور بہتر بہار کے خواب کو سچ کرنے کے مقصد کے ساتھ، میں نے رن فار سیلف کے نام سے ایک مہم شروع کی ہے۔ فٹنس کی اپیل کے ساتھ ہم پورے بہار کو فٹ بنانے کے لیے دوڑیں گے۔ کیونکہ میرا ماننا ہے کہ خود کو جسمانی اور ذہنی طور پر فٹ رکھ کر کسی بھی قسم کے چیلنج کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ کیمپ 4 مارچ سے شروع ہوگا اور تمام اضلاع کو چھوتے ہوئے اگلے 45 دنوں تک جاری رہے گا۔ اپنی مہم کا اعلان کرتے ہوئے شیودیپ لانڈے کئی بار جذباتی ہوگئے اور کہا کہ انہوں نے صرف اپنے جسم سے خاکی نکالا ہے، اب ان کی جلد بھی خاکی ہوگئی ہے۔

## تیجسوی کے ریسوٹو نے سیلیبرٹی ماسٹر شیف ججوں کو دنگ کردیا

ممبئی: سونی ٹی وی کی مشہور شخصیت ماسٹر شیف کھانا پکانے کے دلچسپ چیلنجز کے ساتھ ناظرین کو مسلسل محظوظ کررہی ہے۔ اس بار مقابلہ کرنے والوں کو ایک نیا اور انوکھا ٹاسک دیا گیا اٹلی کے ذریعے ہندوستان! چیلنج یہ تھا کہ انہیں ایک ایسی ڈش بنانا تھی جو اطالوی پرچم کے رنگوں میں سے ایک کی نمائندگی کرتی ہو اور وہ بھی صرف 90 منٹ میں۔ مشہور شخصیت کے باورچی تیجسوی پرکاش نے سفید رنگ کا انتخاب کیا اور اپنے پورے دل سے ایک خصوصی ریسوٹو تیار کیا۔ جج شیف رنویر برار نے پہلا کاٹ لیا اور اس سے پوچھا، "جب تم نے یہ چکھا تو کیا تمہیں اپنی ماں یاد آئی؟ کیا تم اس ڈش میں ان جذبات کو نکالنے کے قابل تھے؟" اس کے بعد اس نے ڈرامائی انداز میں میز پر چمچہ مارا اور کہا، یہ تمہاری اب تک کی بہترین ڈش ہے۔" حیرت یہیں ختم نہیں ہوئی جج فرح خان اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے تیجسوی کا ہاتھ چوم کر ان کی تعریف کی۔ ججوں کے اس طرح کے حیرت انگیز ردعمل سے تیجسوی جذباتی ہوگئے کیا یہ لمحہ تیجسوی کو مقابلے میں آگے بڑھنے کا اعتماد دے گا؟

## کانپور کی گلی منڈی میں آدھی رات کو آگ لگ گئی 10 گوداموں میں لاکھوں مالیت کا سامان جل گیا

سنیل باجپائی

کانپور: گرمیاں شروع ہونے سے پہلے ہی یہاں آدھی رات کو گلی منڈی میں بھی آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں 10 گوداموں میں رکھا لاکھوں کا سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ فائر بریگیڈ کو اس آگ پر قابو پانے کے لیے گھنٹوں مشقت کرنی پڑی۔ نقصانات کا تخمینہ لگانا بھی شروع کردیا گیا ہے جو لکھے جانے تک جاری ہے۔ اس زبردست آگ کو بجھانے کے لیے فضل گنج، جاجماؤ، قدوائی نگر سے 12 سے زیادہ فائر انجن موقع پر پہنچ گئے۔ آگ کے شعلے اور دھواں 2 کلومیٹر دور سے دکھائی دے رہا تھا۔ فی الحال کافی کوشش کے بعد 2 بجے کے قریب اسے قابو میں لایا گیا۔ مارکیٹ میں بنائے گئے 10 کے قریب گودام جل کر راکھ ہوگئے۔ جہاں تک آگ لگنے کی وجہ کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ آگ لگنے سے لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اسے سب سے پہلے نوبستہ گلہ منڈی میں پلیٹ فارم نمبر 2 پر نصب کیا گیا تھا۔ آگ کے شعلے بلند ہوتے دیکھ کر پولیس اور فائر بریگیڈ کو اطلاع دی گئی۔ اس دوران منڈی کے گوداموں کے باہر آگ کے گڑھے ہونے کی وجہ سے آگ نے کچھ ہی دیر میں بڑی شکل اختیار کرلی۔ گودام میں چنے اور غلہ (گندم) رکھا ہوا تھا۔ فائر آفیسر کا کہنا تھا کہ آگ پر کسی جانی نقصان کے بغیر قابو پالیا گیا ہے۔ وجہ فی الحال واضح نہیں ہے۔ دوسری جانب آگ لگنے کی وجہ جاننے کے ساتھ ساتھ ہونے والے نقصان کا تخمینہ بھی لگانا شروع کردیا گیا ہے۔

## ضلع مجسٹریٹ ہر جمعہ کو عام لوگوں کی شکایات سنتا ہے

کشن گنج نجم الحسنین ذکی

ضلع مجسٹریٹ ہر جمعہ کو صبح 30:10 بجے کلکٹریٹ میں واقع اپنے دفتر میں عام لوگوں کے تمام مسائل/ شکایات سنتے ہیں۔ اس سلسلے میں، لوگوں نے ڈسٹرکٹ آفیسر سے ملاقات کی اور انہیں اپنے مسائل/ شکایات سے آگاہ کیا۔ متعلقہ افسر کو قواعد کے مطابق موصول ہونے والی مشکلات/ شکایات پر جلد از جلد مزید کارروائی کرنے کے لیے ضروری ہدایات دی گئیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ عام لوگوں سے متعلق تمام مسائل/ شکایات پر فوری کارروائی کی جائے گی۔ عام عوام ہر جمعہ کو صبح 30:10 بجے سے اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے مسائل/ شکایات کے بارے میں اپنی رائے پیش کرسکتے ہیں۔ ان کے نکات پر قواعد کے مطابق جلد از جلد کارروائی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں آفس اسسٹنٹ موجود تھا۔

## مستقل آٹو اور ٹوٹو اسٹینڈ نہ ہونے کی وجہ سے جام کا مسئلہ بڑھ گیا

(کشن گنج): نجم الحسنین ذکی

کشن تحت ٹھاکر گنج ایک بہت قدیم بازار ہے، جہاں سے روزانہ درجنوں دیہات کے لوگ آتے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود یہاں ابھی تک مستقل آٹو اور ٹوٹو اسٹینڈ نہیں بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے علاقہ کا ٹریفک نظام بری طرح متاثر ہورہا ہے۔ اسٹینڈ کی کمی کی وجہ سے آٹو میجک، ای رکشا اور دیگر گاڑیاں سڑک کے کنارے یا بے ترتیب طریقے سے کھڑی ہیں جس سے ٹریفک جام کا مسئلہ مزید سنگین ہوجاتا ہے۔ مستقل اسٹینڈ نہ ہونے کی وجہ سے ڈرائیوروں اور مسافروں کو روزانہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایڈوکیٹ کوشل کشور یادو کے مطابق ڈرائیوروں کو گاڑیاں کھڑی کرنے کے لیے مناسب جگہ نہیں ملتی جس کی وجہ سے وہ اپنی گاڑیاں سڑک کے کنارے یا بازار کے بیچوں بیچ کھڑی کرنے پر مجبور ہیں۔ اس سے پیدل چلنے والوں اور دیگر گاڑیوں کی نقل وحرکت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ مسافروں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں ٹیکسی یا آٹو پکڑنے کے لیے ادھر ادھر بھٹکنا پڑتا ہے کیونکہ گاڑیوں کے رکنے کی کوئی مقررہ جگہ نہیں ہے۔ خاص طور پر بوڑھوں، خواتین اور بچوں کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ بتایا کہ ٹھاکر گنج شہر دو حصوں میں بٹا ہوا ہے کیونکہ یہاں سے ریلوے لائن گزرتی ہے۔ جس کی وجہ سے مقامی لوگوں اور ڈرائیوروں کو کافی عرصے سے شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ قانون ساز کونسل کے نمائندے اور وکیل کوشل کشور یادو نے مطالبہ کیا ہے کہ ٹھاکر گنج کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں میں ایک منظم آٹو اسٹینڈ بنایا جائے۔ اس سے نہ صرف ٹریفک جام کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ مسافروں اور ڈرائیوروں کو بھی ریلیف ملے گا۔ شہری انتظامیہ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ایڈوکیٹ کوشل کشور یادو نے کہا کہ تقریباً دو سال قبل شیومندر روڈ، وارڈ نمبر 9، کچہری پاڑہ میں تقریباً 9 لاکھ روپے کی لاگت سے ایک فروٹ منڈی تعمیر کی گئی تھی، لیکن منصوبہ ناکام رہا۔ اگر کوئی تکنیکی خامیاں نہ ہوں تو اس علاقے کو شہر کے مشرقی حصے کے لیے مستقل آٹو اسٹینڈ کے طور پر تیار کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی مقامی شہریوں اور ڈرائیوروں کا انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ اس مسئلہ کو جلد حل کیا جائے، تاکہ ٹھاکر گنج میں ٹریفک کا نظام ہموار ہوسکے اور لوگوں کو ٹریفک جام سے نجات مل سکے۔

## حملہ کرنے والے دس ملزمان گرفتار، پولیس نے کارروائی کی

(بہار شریف محمد آفتاب) پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے مافی گاؤں میں لڑائی کے واقعے میں دس ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے، پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ کھلے میں پیشاب کرنے پر جھگڑا ہوا، جس کے بعد رنجیت پاسوان کو علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا گیا، جس پر پولیس نے مقدمہ درج کرکے فوری کارروائی کی ہے۔ شیو برات کے دوران معمولی جھگڑے پر سماج دشمن عناصر نے پتھراؤ کیا جس سے ماحول کشیدہ ہوگیا۔

## ڈکیتی کے خلاف پرولپور مارکیٹ احتجاجاً بند، دکانداروں نے سیکیورٹی کا مطالبہ کردیا

(بہار شریف محمد آفتاب) پرواپور مارکیٹ میں دن دیہاڑے سونے کے تاجر کی ڈکیتی کے خلاف مشتعل دکانداروں نے بازار بند کرکے ڈاکوؤں کی فوری گرفتاری اور تاجروں کی حفاظت کا مطالبہ کرتے ہوئے 10 لاکھ روپے مالیت کے زیورات لوٹ لیے، بازار میں خوف وہراس پھیل گیا۔ گن پوائنٹ پر تقریباً 10 لاکھ روپے مالیت۔ یہ واقعہ دن دیہاڑے اور پرہجوم علاقے میں پیش آیا جس سے مقامی تاجروں نے ڈکیتی کے خلاف احتجاجاً تمام دکانیں بند کردیں تاہم بازار بند ہونے کے بعد تاجروں کے ایک وفد نے پولیس سٹیشن میں ملاقات کی۔ اس میٹنگ میں تاجروں نے بازار میں گشت بڑھانے، دکانوں کی حفاظت کو یقینی بنانے اور مجرموں کو جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا تھانہ صدر پپو کمار سنگھ نے تاجروں کو یقین دلایا کہ مجرموں کو جلد گرفتار کیا جائے گا اور بازار میں سیکورٹی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ میٹنگ میں شیو شنکر ورما، سریش ورما، یش وردھن، راجو کمار سمیت کئی تاجر موجود تھے۔

## ڈاکٹر راجندر پرساد کی برسی کے موقع پر مظفر پور بھارتیہ اقلیت مورچہ کی جانب سے جلیل حسین ہاؤس میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا

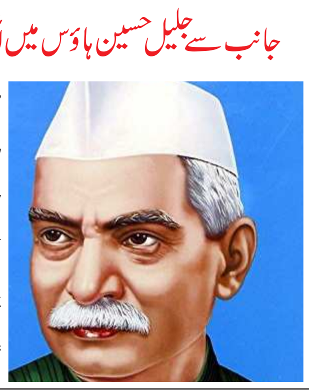

ہندوستان کے سابق صدر آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرساد کی برسی کے موقع پر مظفر پور بھارتیہ اقلیت مورچہ کی جانب سے جلیل حسین ہاؤس میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا، جس میں مورچہ کے قومی کنوینر علی عباس عابدی بھی موجود تھے۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمر العابدین نے کوالیٹی پریس ہند پیڑھی رانچی سے چھپواکر کے۔بی ٹاور ملاح ٹولی، تیواری ٹینک روڈ رانچی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Press Hindpiri Ranchi,& Publisheng From K.B.Tower Mallah Toli,Tiwari Tank Road, Ranchi,Pin.834001(Jharkhand) Mob. 9334346898

# ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی، ورلڈوائڈ ہیومینیٹی کمیشن کے عالمی چیئرمین، افریقی ممالک میں تشدد کے خاتمے کے لیے عالمی اقدام کی اپیل کرتے ہیں

ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے عالمی رہنماؤں سے دلی اپیل کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹیرس، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے افریقی ممالک بالخصوص ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (DRC) میں جاری خونریزی کے خاتمے کے لیے فیصلہ کن اقدام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ایڈوکیٹ پٹنوی نے ڈی آر سی کی تشویشناک صورتحال پر روشنی ڈالی، جہاں معصوم مردوں، عورتوں اور بچوں کا منظم قتل روز کا المناک واقعہ بن گیا ہے۔تشدد سے ہزاروں لوگوں کی جانیں جانے کے بعد، ان کمزور آبادیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے فوری مداخلت اور مدد کی ضرورت اس سے زیادہ ضروری نہیں تھی۔اپنی اپیل میں ایڈوکیٹ پٹنوی نے عالمی رہنماؤں کی ذمہ داری پر زور دیا کہ وہ تشدد کی بنیادی وجوہات کو حل کریں اور خطے میں پائیدار امن وسلامتی کو فروغ دیں۔انہوں نے سکریٹری جنرل گوٹیرس پر زور دیا کہ وہ تنازعات کے حل اور انسانی حقوق کے تحفظ میں اقوام متحدہ کی کوششوں کو مضبوط بنائیں، انہوں نے DRC کو مستحکم کرنے اور بے گھر اور متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کے لیے ایک مضبوط بین الاقوامی ردعمل کا مطالبہ کیا۔ایڈوکیٹ پٹنوی نے سابق صدر ٹرمپ اور وزیر اعظم مودی کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے پلیٹ فارمز اور اثر و رسوخ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انسانی امداد، قیام امن کے اقدامات اور مزید مظالم کو روکنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کی وکالت کریں۔کانگو میں مسلسل اور وحشیانہ ہلاکتیں نہ صرف ایک انسانی بحران کی نمائندگی کرتی ہیں بلکہ انسانی حقوق کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے جس کے لیے فوری عالمی کارروائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ بے گناہ شہری تنازعات کی لپیٹ میں ہیں، سیاسی عدم استحکام، مسلح تصادم، اور سماجی و اقتصادی چیلنجز کی وجہ سے اس میں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مصائب کو زیادہ تر نظر انداز کیا جاتا ہے، اور انہیں اپنے حقوق کی وکالت کرنے کے لیے چیمپئنز کی اشد ضرورت ہے۔انہوں نے اقوام اور بین الاقوامی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کرنے پر بھی زور دیا کہ وہ انسانی امداد، امن فوج اور خطے میں استحکام کے لیے وسائل فراہم کرنے کے لیے اکٹھے ہوں۔انہوں نے مزید حمایتی اقدامات کی حمایت کی جو متضاد جماعتوں کے درمیان مکالمے کو فروغ دیتے ہیں، جس کا مقصد ایک پائیدار امن کا حصول ہے جو تمام کانگو شہریوں کے حقوق اور تحفظ کا احترام کرتا ہے۔

| DATE | FLIGHT TIME | PRICE | DAYS |
|---|---|---|---|
| 02 MAR TO 21 MAR 2025 | DEL JED/20:05 23:50 JED DEL/02:15 09:45 | 101000 | 20 |
| 03 MAR TO 22 MAR 2025 | DEL JED/20:05 23:50 JED DEL/10:55 18:25 | 101000 | 20 |
| 05 MAR TO 03 APR 2025 | DEL JED/11:25 15:10 JED RUH/04:00 05:50 RUH DEL/10:00 17:00 | 112000 | 30 |
| 07 MAR TO 04 APR 2025 | DEL JED/20:05 23:50 JED DEL/10:35 18:25 | 112000 | 29 |
| 09 MAR TO 06 APR 2025 | DEL JED/11:25 15:10 JED DEL/10:35 18:25 | 112000 | 29 |
| 17 MAR TO 06 APR 2025 | DEL JED/11:25 15:10 JED DEL/01:55 09:45 | 103000 | 21 |

DELHI HEAD OFFICE:-
YASIR -7400011153
FARHA -7400011152
QUARI ABDUL MATEEN -7303330662
303, 3RD FLOOR, VARDHMAN CITY 2 PLAZA, TURKMAN GATE, NEW DELHI-110002
PH NO. 011-46062444

SAMBHAL BRANCH:-
SHAFIQ - 9756493401
9410087199
HAJI SHAMIM BUILDING, NAKHASA NEAR NAKHASA POLICE CHOWKI SAMBHAL - 244302 U.P.

DARBHANGA BRANCH:-
ZIYA -9990440072
SAJID -9990441944
SAFAT AHMAD-9546096374
MAULAGANJ, NEAR KHALILIYA HOTEL, DARBHANGA, BIHAR - 846004

MUMBRA BRANCH:-
SOHAIL – 9987744448
9990334430
OFFICE NO. S-10, ELMORE, DOSTI BUILDING, MUMBRA, KAUSA - 400607

MUMBAI BRANCH:-
SHAKEEL -9820805765
ANJUM - 9990660038
ABID -9990660042
OFFICE NO 10, LASHKARIYA BUILDING, NEAR MAHATMA GANDHI SCHOOL, BEHRAM BUAG, JOGESHWARI WEST, MUMBAI – 400102


# بی جے پی/آرایس ایس جھارکھنڈ کوفرقہ وارانہ تشدد کی آگ میں جھونکنے کی سازش کررہی ہے اورریاست میں صدیوں سے رائج سہیا کلچر کوختم کررہی ہے وجے شنکر نائک

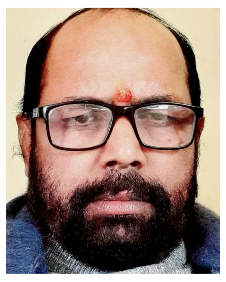

رانچی۔۔۔بی جے پی/آرایس ایس کی فرقہ وارانہ پالیسیوں کی وجہ سے جھارکھنڈ میں تشدد بڑھ رہا ہے۔مذکورہ الزامات آدیواسی مول واسی جنادھیکر منچ کے مرکزی نائب صدراور سابق ایم ایل اے امیدوار وجے شنکر نائک نے ہزاری باغ اوررام گڑھ میں فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات پرآج اپنے ردعمل میں لگائے۔انہوں نے مزید کہا کہ اقتدار سے بے دخل ہونے کے بعد ہزاری باغ اوررام گڑھ بی جے پی اورآرایس ایس ناگپور کی ایماء پر ووٹوں کے فرقہ وارانہ پولرائزیشن کی سیاسی سوچ کا نتیجہ ہے۔شری نائک نے مزید کہا کہ بی جے پی/آرایس ایس اورفرقہ وارانہ نظریات کے لوگ اس واقعہ کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ تشدد ایک دن کا واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ بی جے پی کی سیاسی پالیسیوں اوراقتدار سے باہر ہونے کے بعد ووٹوں کے پولرائزیشن کے بارے میں سوچ کا نتیجہ ہے جو جھارکھنڈ کے سماج اورساہیہ کلچر کوآہستہ آہستہ کمزور کررہا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹ پولرائزیشن کی اس سیاست کی بنیاد آرایس ایس/ہندومہاسبھا نے آزادی سے پہلے ہی رکھی تھی اوراب جھارکھنڈ کواس پالیسی کی تجربہ گاہ بنایا جارہا ہے۔شری نائک نے الزام لگایا کہ بی جے پی/آرایس ایس کی فرقہ وارانہ پالیسی کی وجہ سے آج مختلف اضلاع میں پرتشدد واقعات ہورہے ہیں۔مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوتوا کے نام پر بی جے پی کی ووٹ بینک کی سیاست، اقلیتوں کوتشدد کا نشانہ بنانے والوں کوسیاسی تحفظ دینا، ہزاری باغ کے سابق ایم پی نے انہیں ہار پہنانا، قبائلیوں کوزبردستی ہندو بنانا، انہیں سرنا کوڈنہیں دینا، فرقہ وارانہ نظریات کے ساتھ تنظیموں کو بڑھانا، ہندوؤں کو بڑے پیمانے پر مذہب تبدیل کرنے کی پالیسی کوفروغ دینا یہ سب کچھ ہے۔رانچی میں 2022 کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نائک نے کہا کہ راجدھانی میں دن دیہاڑے فساد ہوا تھا جس میں پولس نے کئی اقلیتی نوجوانوں کوٹانگوں میں گولی مارنے کے بجائے سینے میں گولی ماردی تھی جس کی وجہ سے کئی اقلیتی نوجوانوں کی بے وقت موت ہوگئی تھی۔جس میں آج تک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ اس کی موت پولیس کی فائرنگ سے ہوئی یا وہ کسی اورکی گولی لگنے سے مارا گیا۔آج تک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ اس کے پیچھے کون ماسٹر مائنڈ تھا جس نے گولی سیدھی سینے پر چلائی۔آج بھی یہ معمہ بنا ہوا ہے اور نہ معاوضہ ملا اور نہ ہی تحقیقات کا کوئی نتیجہ نکل سکا۔مسٹر نائک نے مزید الزام لگایا کہ بی جے پی/آرایس ایس کی فرقہ وارانہ پالیسیاں جھارکھنڈ میں انتہا پسند فرقہ وارانہ نظریات کو پھیلانے کا موقع فراہم کررہی ہیں۔انہوں نے ریاستی حکومت کوخبردار کیا کہ اگرجھارکھنڈ حکومت نے جلد ہی بی جے پی/آرایس ایس کی فرقہ وارانہ پولرائزیشن کی پالیسیوں پرقابونہیں پایا تو ریاست پوری طرح سے ان شرپسندوں کی گرفت میں آجائے گی۔انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ رام گڑھ اور ہزاری باغ کے پرتشدد واقعات کے ذمہ داروں کے خلاف بلالحاظ مذہب سخت کارروائی کی جائے تاکہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔